عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۴ | ۱۷ تا ۲۳ / جمادی الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۹ تا ۱۵ / مارچ ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۱۰

عصری ضروریات اور جدید تقاضے

میڈیا کتنا سچ، کتنا جھوٹ

اسلام اور ریاست کی بحث

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

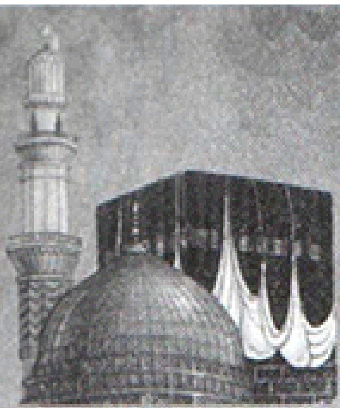

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو....

محمد عبداللہ حسن زئی، کراچی

س:...... نماز وتر کی تیسری رکعت میں اگر کوئی دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو سجدہ سہو ہوگا یا نہیں؟ نیز اگر دعائے قنوت کی جگہ کوئی اور دعا پڑھ لے تو نماز ہوجائے گی یا نہیں؟

ج:...... نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اگرچہ واجب نہیں ہے مگر مطلقاً کوئی سی دعا پڑھنا واجب ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے دعائے قنوت چھوڑ دی اور اس کی جگہ کوئی دوسری دعا پڑھ لی تو اس کی نماز ہوجائے گی اور اس پر سجدہ سہو بھی نہیں ہوگا، لیکن اگر کسی نے دعائے قنوت چھوڑ دی اور اس کی جگہ کوئی دوسری دعا بھی نہ پڑھی تو ایسی صورت میں سجدہ سہو لازم ہوگا، کیونکہ دعائے قنوت اگرچہ واجب نہیں مگر مطلقاً دعا تو واجب ہے، لہٰذا اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو وہ کوئی سی دعا پڑھ لے نماز ہوجائے گی اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، مگر دعائے قنوت یاد کرنے کا اہتمام کرنا ضروری ہے اور جب تک یاد نہ ہو تو ''ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار'' پڑھتا رہے۔

نماز عشاء کے بعد ہی تہجد پڑھنا

س:...... کیا تہجد آدھی رات کے علاوہ نماز عشاء کے بعد پڑھی جاسکتی ہے، اگر کوئی عشاء کے بعد ہی تہجد پڑھ لے تو کیا یہ درست ہے؟

ج:...... جو شخص رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکتا ہو وہ عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے کم از کم چار رکعتیں تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کرے ان شاء اللہ! اس کو تہجد کا ثواب مل جائے گا، لیکن آخر شب میں اٹھنے کا ثواب بہت زیادہ ہے اس وقت اٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

س:...... طلاق دینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ عام طور پر یہ رواج بن چکا ہے کہ جب تک شوہر بیوی کو تین دفعہ طلاق نہ دے اس وقت تک طلاق کو موثر نہیں سمجھا جاتا۔ یعنی ایک اور دو طلاق کی کوئی حیثیت نہیں سمجھی جاتی۔ جب بھی کوئی طلاق دیتا ہے یا تحریر لکھتا ہے یا لکھواتا ہے تو تین طلاق ہی لکھی جاتی ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

ج:...... ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں دے دینا گناہ ہے، اس سے نہ صرف میاں بیوی کا رشتہ فوراً ہی ختم ہوجاتا ہے بلکہ آئندہ کے لئے مصالحت کی کوئی گنجائش بھی باقی نہیں رہتی۔ یعنی بغیر حلالہ شرعی کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔ طلاق دینے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی طلاق دینا چاہے تو بیوی کے ایام سے فارغ ہوتے ہی اسے ایک طلاق رجعی دے، اس طرح ایک طلاق واقع ہوجائے گی اور جب تک عورت عدت میں ہے شوہر رجوع بھی کرسکتا ہے، اگر شوہر رجوع نہیں کرتا تو عدت پوری ہوتے ہی نکاح بالکل ختم ہوجائے گا۔ اب یہ عورت دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے، اگر سابقہ شوہر سے دوبارہ رجوع کرنا چاہے تو نئے سرے سے نکاح کرنا ہوگا۔

طلاق کا حق بیوی کو تفویض کرنے کا حکم

سید ضیاء الحسن، کراچی

س:...... ہماری بیٹی جس کی شادی کو تقریباً آٹھ ماہ ہوچکے ہیں بوجہ نااتفاقی و ناچاقی اور بدسلوکی اس شادی کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ نکاح نامے میں طلاق کا حق اسے حاصل ہے اور ہم لوگ اس سے متفق ہیں۔ پاکستانی قوانین اور شرعی احکامات کے تحت ہمیں کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟ گزشتہ ایک ہفتے سے بیٹی ہمارے پاس ہے اور واپس سسرال نہیں جانا چاہتی۔ اس سلسلے میں ہمارا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے، آپ کی ہدایات کے لئے بے حد مشکور وممنون ہوں گے۔

ج:...... صورت مسئولہ میں اگر بوقت نکاح شرعی طور پر طلاق کا حق بیوی کو تفویض کردیا گیا تھا تو اب ضرورت کے وقت بیوی یہ حق استعمال کرسکتی ہے لیکن اسے ایسا کرنا نہیں چاہئے، ہاں اگر کوئی واقعی شرعی عذر ہو تو پھر اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیوی یوں کہے کہ میں اپنے تفویض طلاق کے حق کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ پر طلاق واقع کرتی ہوں۔ اس طرح کہنے سے عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہوجائے گی اور اگر نکاح کے وقت تینوں طلاقوں کا حق دیا گیا تھا اور بیوی نے تینوں طلاقیں اپنے اوپر واقع کرلیں تو وہ حرمت مغلظہ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے حرام ہوجائے گی اور بغیر حلالہ شرعی کے دوبارہ اسی شوہر سے نکاح نہیں ہوسکے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ — ۱۷تا۲۳ ربجمادی الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۸تا۱۴ مارچ ۲۰۱۵ء — شمارہ:۱۰

اس شمارے میں!

دنیائے تحقیق وتنقیق میں نئے انسائیکلوپیڈیا کا اضافہ	۴	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
وفاق المدارس کی مجلس شوریٰ کی قراردادیں	۶	ضبط تحریر: قاضی محمود اشرف
اسلام اور ریاست کی بحث	۷	مولانا زاہد الراشدی
عصری ضروریات اور جدید تقاضے	۱۱	مولانا حبیب الرحمن اعظمی
دعوتی وتبلیغی اسفار	۱۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
تاریخ تحریک ختم نبوت حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ (۴)	۱۷	۔ ۔ ۔ ۔
مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ	۱۹	قاضی حبیب الرحمن
میڈیا..... کتنا سچ، کتنا جھوٹ	۲۲	مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی
تحریک ختم نبوت آغاز سے کامیابی تک (۱۹)	۲۶	مسعود ساحر

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور راتا

تزئین وآرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

دنیائے تحقیق وتخلیق میں

نئے انسائیکلوپیڈیا کا اضافہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

ایک ضروری معلوماتی خط جماعتی رفقاء کو لکھا گیا۔ ذیل میں اسے ملاحظہ فرمائیں:

بخدمت جناب.................................صاحب زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

☆......قادیانیت کے خلاف ابتداء سے آج تک جو لکھا گیا، اس میں سے وہ کتب ورسائل جو ایک بار شائع ہوئے اور پھر نایاب ہوگئے، جنہیں اب تلاش کرنا یا ان سے استفادہ کرنا ممکن نہ رہا۔ ان کو دوبارہ شائع کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک ''منصوبہ'' کا آغاز کیا تاکہ ردقادیانیت پر لکھنے والے حضرات کی نایاب کتب ورسائل یکجا کردیئے جائیں۔

☆......چنانچہ ۱۹۸۹ء میں اس منصوبہ پر کام کا آغاز ہوا اور ''احتساب قادیانیت'' کے نام سے نایاب کتب ورسائل کو یکجا کرنا شروع کیا گیا۔

☆......علم دوست یہ جان کر خوشی محسوس کریں گے کہ پچیس سال کی محنت شاقہ سے ''احتساب قادیانیت'' کی ساٹھ (۶۰) جلدیں مکمل ہوگئی ہیں۔ ان میں سے اٹھاون چھپ چکی ہیں، دوجلدیں پریس میں ہیں۔

☆......احتساب قادیانیت کی ان ساٹھ جلدوں میں تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام، مفتیان عظام، مناظرین، اہل قلم، دانشور حضرات حتیٰ کہ سابق قادیانی یا قادیانی قیادت سے بیزار قادیانیوں اور مسیحی قلم کاروں سمیت تین سوستاون (۳۵۷) حضرات کے سات سو ستتر (۷۷۷) رسائل وکتب جمع کردیئے گئے ہیں۔ ساٹھ جلدوں کی ضخامت چونتیس ہزار (۳۴۰۰۰) صفحات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ بجا طور پر ردقادیانیت کا یہ ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔

☆......ساٹھ جلدوں پر احتساب قادیانیت کے سلسلہ کو مکمل طور پر بند کردیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ احتساب قادیانیت کی جلد اول سے لے کر جلد ساٹھ تک مکمل سیٹ گیارہ ہزار دوسو (۱۱۲۰۰) روپے میں دستیاب ہے۔ آج کے بعد جو جلد شارٹ ہوگی وہ دوبارہ شائع نہیں کی جائے گی۔ اس لئے جن دوستوں نے مکمل سیٹ خریدنا ہے یا اپنے سیٹ کو مکمل کرنا ہے وہ اولین فرصت میں اس موقع سے فائدہ اٹھائیں، ورنہ بعد میں نامکمل سیٹ پر اکتفا کرنا ہوگا۔

☆......احتساب قادیانیت جلد اول یک صد روپیہ، جلد دوم سے جلد ۲۵ تک فی جلد ڈیڑھ صد روپیہ، جلد ۲۶ سے لے کر جلد ۵۵ تک فی جلد دوسو روپیہ، جلد نمبر ۵۶ سے جلد ۶۰ تک فی جلد تین صد روپیہ کے حساب سے ساٹھ (۶۰) جلدوں کی کل قیمت گیارہ ہزار دو سو (۱۱۲۰۰) روپے بنتی ہے، جس صاحب کو جونسی اور جتنی جلدیں درکار ہوں اتنی رقم پیشگی بھجوانا ضروری ہے۔ امید ہے کہ رفقاء اپنے اپنے ''احتساب قادیانیت'' کے سیٹ کو جلد مکمل کرلیں گے۔ ردقادیانیت پر اتنا بڑا خزانہ، خالصتاً توفیق الٰہی سے اس کا حصول ممکن ہوا۔

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی ادارہ ہے۔ منافع پر کتب شائع نہیں کی جاتیں۔ قریباً لاگت پر مجلس، رفقاء کو کتب مہیا کرتی ہے۔ گیارہ ہزار میں ساٹھ جلدیں.... کیا یہ ریکارڈ نہیں؟ اعزازی کتب کے لئے حکم نہ فرمائیں۔ ہمیں انکار کرنے میں بہت ہی شرمساری اٹھانا پڑتی ہے۔ مطلوبہ کتب کے لئے پیشگی رقم کا منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ دینی مدارس کے حضرات سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ اپنے جامعہ/مدرسہ کی لائبریری کے لئے مکمل سیٹ رکھوانے کے لئے خاص توجہ فرمائیں، یہ ایک ضرورت بھی ہے اور تعاون بھی۔ امید ہے کہ توجہ فرمائی جائے گی۔

☆......رقم بذریعہ منی آرڈر بھجیں یا آن لائن... بنام مکتبہ سراجیہ.... مسلم کمرشل بینک، لوہاری گیٹ ملتان برانچ... اکاؤنٹ نمبر 1127-1615-4 پر بھجوائیں اور پھر مکمل پتہ کے ساتھ رابطہ کریں تاکہ کتب بھجوائی جاسکیں۔

رابطہ کے لئے:

مولانا حافظ محمد انس 0301-7500173 - جناب عزیز الرحمن رحمانی 0333-8827001

والسلام

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

دفتر مرکزیہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

ائمہ اربعہ اور ان کی خصوصیات

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل تھا اور اس امت کی اقبال مندی کہ نئے حالات و مسائل میں اسلام کے اصول کی تطبیق کے لئے ایسے لوگ میدان میں آئے جو اپنی ذہانت، دیانت، اخلاص اور علم میں تاریخ کے ممتاز ترین افراد ہیں، پھر ان میں سے چار شخصیتیں امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ جو فقہ کے چار دبستان فکر کے امام ہیں اور جن کی فقہ اس وقت تک عالم اسلام میں زندہ اور مقبول ہے، اپنے تعلق باللہ، للّٰہیت، قانون فہم، علمی انہماک اور جذبۂ خدمت میں خاص طور پر ممتاز ہیں، ان حضرات نے اپنی پوری زندگی اور اپنی ساری قابلیتیں اس بلند مقصد اور اس اہم خدمت کے لئے وقف کردی تھیں، انہوں نے دنیا کے کسی جاہ و اعزاز اور کسی لذت و راحت سے سروکار نہیں رکھا تھا۔ امام ابوحنیفہؒ کو دوبار عہدہ قضا پیش کیا گیا اور انہوں نے انکار کیا، یہاں تک کہ قید خانہ میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔ امام مالکؒ نے ایک مسئلہ کے اظہار میں کوڑے کھائے اور ان کے شانے اتر گئے۔ امام شافعیؒ نے زندگی کا بڑا حصہ عسرت میں گزارا اور اپنی صحت قربان کردی۔ امام احمد بن حنبلؒ نے تن تنہا حکومت وقت کے رجحان اور اس کے ''سرکاری مسلک'' کا مقابلہ کیا اور اپنے مسلک اور اہل سنت کے طریقہ پر پہاڑ کی طرح جمے رہے، ان میں سے ہر ایک نے اپنے موضوع پر تن تنہا اتنا کام کیا اور مسائل و تحقیقات کا اتنا بڑا ذخیرہ پیدا کردیا جو بڑی منظم جماعتیں اور علمی ادارے بھی آسانی سے پیدا نہیں کرسکتے۔ امام ابوحنیفہؒ نے تراسی (۸۳) ہزار مسائل اپنی زبان سے بیان کئے، جن میں سے اڑتیس (۳۸) ہزار عبادات سے تعلق رکھتے ہیں اور پینتالیس (۴۵) ہزار معاملات سے۔'' (فجر الاسلام ج:۲/۱۸۸، بحوالہ مناقب ابی حنیفہ للمکی، ص:۹۶)

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ، مجلس شوریٰ کی قراردادیں

جامعہ دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۱رفروری ۲۰۱۵ء کو منعقد ہوا۔

اجلاس میں متفقہ طور پر منظور شدہ اعلامیہ اور قراردادیں پیش خدمت ہیں: ادارہ

توثیق: حضرت مولانا سلیم اللہ خان، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت مولانا انوارالحق مدظلہم

ضبط و تحریر: قاضی محمود اشرف

۱:... پاکستان کے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور وفاقی حکومت کے زیر انتظام علاقوں کے ۱۸ ہزار دینی مدارس کے نمائندگان اور اکابر علماء و مشائخ کا یہ پروقار اجلاس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی حدود، دستور پاکستان سے اسلامیان پاکستان کو حاصل حقوق اور فرائض کی روشنی میں اسلامی معاشرہ کے قیام اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لئے پُرامن جدوجہد کے عزم کا اظہار کرتا ہے۔

۲:... مساجد اور دینی مدارس چونکہ اسلام اور نظریہ پاکستان کے محافظ ہیں، دینی مدارس کا تحفظ اسلام کا تحفظ ہے، اس لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام، لاکھوں علماء کرام اور ہزاروں دینی مدارس کا یہ نمائندہ اجلاس مساجد و مدارس کے تحفظ کے لئے پُرامن جدوجہد کے عزم کا اظہار اور تمام امتیازی قوانین اور پالیسیاں جو مدارس کے خلاف بنائی گئی ہیں یا آئندہ بنائی جائیں گی مسترد کرتا ہے۔

۳:... اجتماع انتہا پسندی، دہشتگردی اور لاقانونیت کی ہرصورت کو مسترد کرتے ہوئے اس کی غیر مشروط مذمت کرتا ہے اور اکیسویں ترمیم میں بعض مجرموں کو تحفظ دینے، دینی مدارس اور دینی شخصیات کو ہدف بنانے اور سیکولر عناصر کو تحفظ دینے کو انسداد دہشت گردی کے بجائے فروغ دہشت گردی کا موجب قرار دیتے ہوئے اس پر نظرثانی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۴:... اہل حق کا یہ نمائندہ اجتماع قائدین وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور امیر جمعیت علماء اسلام اور چیئرمین قومی کشمیر کمیٹی حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ کو پارلیمنٹ کے اندر اور باہر اسلامی نظریہ اور دینی مدارس پر جرأت مندانہ موقف اختیار کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے، تمام دینی قوتوں، دینی جماعتوں اور اسلامیان پاکستان کی طرف سے ان کی مکمل پشت پناہی کا اظہار کرتا ہے۔

۵:... یہ اجتماع دینی تعلیم کے لئے بیرون ملک سے پاکستان آنے والے طلبا کو تعلیمی سہولیات کی فراہمی اور ویزوں میں توسیع دینے کا مطالبہ کرتا ہے کیونکہ یہ طلبا پاکستان کے سفیر کا کردار ادا کرتے ہیں۔

۶:... پاکستان کے ہزاروں دینی مدارس کے لاکھوں علماء و طلبا کے اکابرین کا یہ نمائندہ اجتماع وفاق المدارس العربیہ پاکستان، اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے جرأت مندانہ موقف، دینی مدارس کے تحفظ کے لئے کوششوں پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور تاانتخاب وفاق المدارس کے عہدیداران اور اراکین مجلس عاملہ پر غیر متزلزل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

۷:... یہ اجلاس استاذ المحدثین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہٗ رکن مجلس عاملہ وفاق و امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مورخ اسلام محقق العصر حضرت مولانا نافع محمد نوراللہ مرقدہٗ، حضرت مولانا جمشید علی نوراللہ مرقدہٗ شیخ الحدیث رائیونڈ کی علمی، دینی، تبلیغی خدمات کو خراج عقیدت و تحسین پیش کرتے ہوئے مرحومین کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہے اور جملہ متعلقین سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

۸:... یہ اجتماع کوائف طلبی کے نام پر چادر اور چاردیواری کے تقدس کو پامال کرنے، دور دراز اور دیہی علاقوں میں علماء کرام اور طلبا کو ہراساں کرنے، ماورائے عدالت گرفتار افراد علماء کو پولیس مقابلوں میں شہید کرنے، بے گناہ افراد پر بمباری اور ڈرون و خودکش حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے بنیادی انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اس پر نظرثانی کا مطالبہ کرتا ہے۔

☆☆..................☆☆

اسلام اور ریاست کی بحث

مولانا زاہد الراشدی

جناب جاوید احمد غامدی کا ایک حالیہ مضمون ان دنوں دینی حلقوں میں زیر بحث ہے، جس میں انہوں نے بنیادی طور پر تصور پیش کیا ہے کہ اسلام کا خطاب فرد سے ہے سوسائٹی سے نہیں ہے اور اسلام کا ریاست کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے اس وقت عالم اسلام میں جو تحریکیں نفاذ اسلام یا دنیا میں اسلام کا غلبہ قائم کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں، وہ اسلام کی روح کے مطابق نہیں ہیں۔ بہت سے اصحاب علم نے اس پر اظہار خیال کیا ہے اور میں بھی کچھ معروضات پیش کرنا مناسب خیال کر رہا ہوں، لیکن اب تک جن احباب کے مضامین اس حوالہ سے میری نظر سے گزرے ہیں، وہ اپنے موقف کی وضاحت کی حد تک تو بالکل ٹھیک ہیں، لیکن ان میں اس پہلو سے کسی حد تک خلا محسوس ہو رہا ہے کہ غامدی صاحب کے افکار اور استدلال کے جواب کے لئے ہم اپنے مسلمات کی بنیاد پر بات کر رہے ہیں، جبکہ جن اصولوں اور حوالوں سے غامدی صاحب پر نقد کیا جا رہا ہے، وہ سرے سے ان کے مسلمات میں شامل ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مسلمات اور استدلالات کے باب میں امت کے چودہ سو سالہ اجماعی تعامل اور جمہور اہل علم کے موقف کو نظر انداز کرتے ہوئے کچھ اصول اور اصطلاحات از سر نو خود وضع کر لی ہیں اور استدلال و استنباط کے زاویے بھی از سر نو طے کئے ہیں، اس لئے میرے خیال سے غامدی صاحب اور ان کے حلقہ سے مباحثہ و مکالمہ کرنے کے لئے مسائل و احکام سے پہلے ان کے اصول و مسلمات کو زیر بحث لانے کی ضرورت ہے، اور یہ واضح کرنا زیادہ ضروری ہے کہ امت کے اجماعی تعامل اور جمہور اہل علم کے مسلمات کراس کرکے اصول و مسلمات کی "ری کنسٹرکشن" وقت کا ضیاع اور بے جا تکلف ہونے کے ساتھ ساتھ استشراق کے عنوان سے مغرب کی اس علمی و فکری تحریک کی آبیاری کا باعث بھی بنتی ہے، جو وہ گزشتہ تین صدیوں سے اسلام کے ساتھ امت مسلمہ کے اجماعی اور معاشرتی تعلق کو کمزور کرنے کے لئے مسلسل جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مثال کے طور پر "سنت" کا وہ مفہوم جو صحابہ کرامؓ سے لے کر اب تک پوری امت میں عام طور پر سمجھا جا رہا ہے اور اس پر معاشرتی طور پر عمل بھی ہو رہا ہے، اس پر غامدی صاحب کو اطمینان نہیں ہے۔ اس لئے انہیں سنت کا مفہوم اور دائرہ از سر نو طے کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ سنت دراصل دین ابراہیمی کی روایات کے تسلسل کا نام ہے۔ اس پر اور اس نوعیت کے بعض دیگر مسائل پر غامدی صاحب اور ان کے حلقہ کے ساتھ کچھ عرصہ قبل میرا تفصیلی مکالمہ ہوا تھا جو کتابی صورت میں الشریعہ اکادمی (پوسٹ بکس ۳۳۱ جی پی او) گوجرانوالہ کی طرف سے شائع بھی ہو چکا ہے۔ مگر اس وقت اس ساری بحث کو ایک طرف رکھتے ہوئے غامدی صاحب کے اس موقف کا کہ "اسلام کا مخاطب صرف فرد ہے اور اسلام کا ریاست سے کوئی تعلق نہیں ہے" ہم انہی کے طے کردہ اس اصول و منہج کی روشنی میں جائزہ لینا چاہتے ہیں کہ "سنت" دین ابراہیمی کی روایات کے تسلسل کا نام ہے۔ مگر اس موقع پر پہلے اس امر کا جائزہ لینا ہوگا کہ دین ابراہیمی کا سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے آغاز ہوا تھا یا وہ بھی ماضی کے کسی تسلسل کا حصہ ہے؟ ظاہر بات ہے کہ اگر اس تسلسل سے مراد وحی الٰہی اور سلسلۂ نبوت ہے تو اس کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نہیں ہیں، بلکہ اس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کے جنت پر سے اترنے سے قبل ہی ہو گیا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے فرمایا تھا کہ اب تم زمین پر اتر جاؤ۔ وہاں تمہارے پاس میری طرف سے ہدایات آئیں گی، جن کی پیروی پر تمہاری فلاح و نجات کا مدار ہوگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انسانی سوسائٹی کی آبادی کے آغاز پر ہی واضح فرما دیا تھا کہ زمین پر انسانی سوسائٹی کی بنیاد وحی الٰہی پر ہوگی اور آسمانی تعلیمات ہی انسانی سوسائٹی کی فلاح و نجات کی واحد اساس ہوں گی۔ (البقرہ: ۳۸)

جبکہ نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام تک جتنے پیغمبر بھی آئے ہیں، انہوں نے فرد کو خطاب کرنے کی بجائے "یا قوم" کہہ کر خطاب کیا، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور آسمانی تعلیمات کا خطاب ہمیشہ فرد کی بجائے قوم اور سوسائٹی سے رہا ہے اور ان

کی تعلیمات فرد، خاندان، سوسائٹی اور قوم کے تمام دائروں کا احاطہ کرتی آ رہی ہیں، لیکن اگر ماضی کے تسلسل سے خدانخواستہ قطع نظر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی سے بات شروع کرنی ہے تو اس دائرے میں بھی بات کو دیکھا جا سکتا ہے اور قرآن کریم سے ہی اس کی چند جھلکیاں انتہائی اختصار کے ساتھ پیش کی جاری ہیں:

☆...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے حضرت یوسف علیہ السلام نے جو ظاہر ہے کہ دین ابراہیمی پر ہی تھے، مصر پر ایک عرصہ حکومت کی ہے۔ یہ اقتدار انہوں نے اپنی اہلیت و امانت کا حوالہ دے کر خود طلب کیا تھا، وہ نبوت بھی کرتے تھے اور ان پر وحی بھی نازل ہوتی تھی، بلکہ اپنے بھائی حضرت بنیامن علیہ السلام کو اپنے پاس رکھنے کے لئے انہوں نے جو تدبیر اختیار کی تھی، اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا: ''کذلک کدنا لیوسف''... یہ تدبیر ہم نے انہیں سکھائی تھی... اس لئے یہ کہنا آخر کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے کہ وحی الٰہی کا اجتماعی معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

☆...... حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو جب کوہ طور پر نبوت ملی تو ان کے منصب میں صرف افراد کی اصلاح شامل نہیں تھی بلکہ ''ان ارسل معنا بنی اسرائیل'' کہہ کر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم اور غلامی سے نجات دلانا بھی ان کے فرائض میں شامل کر دیا تھا، اور وہ بنی اسرائیل کی دینی راہنمائی کے ساتھ ساتھ ان کی جدوجہد آزادی کے قائد بھی بن گئے تھے۔

☆...... وادیٔ تیہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں داخل ہونے کا جو حکم دیا تھا وہ محض سیر و سیاحت کے لئے نہیں تھا بلکہ جہاد کا حکم تھا، جس کا مقصد ''بیت المقدس'' پر دشمنوں کا قبضہ ختم کرا کے وہاں اپنی ریاست قائم کرنا تھا۔ اس کی تفصیلات قرآن کریم میں مذکور ہیں اور بعد میں حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی قیادت میں جہاد کے ذریعہ یہ سلطنت قائم بھی ہو گئی تھی۔

☆...... حضرت طالوتؒ اور جالوت کی جنگ کا قصہ قرآن کریم نے خود بیان کیا ہے کہ جالوت بادشاہ کے جبر و ظلم سے نجات کے لئے جب بنی اسرائیل کے نوجوانوں نے مزاحمت کا راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا تو اپنا بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست وقت کے پیغمبر علیہ السلام سے کی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طالوت کو بادشاہ بنانے کا اعلان کیا، جس کا مطلب واضح ہے کہ ابراہیمی روایت کے تسلسل میں بادشاہ کا تقرر اللہ تعالیٰ کرتے تھے اور وہ وحی کے ذریعہ ہوتا تھا۔

☆...... سورۃ المائدہ کی آیت ۴۴ تا ۵۰ میں اللہ رب العزت نے دین ابراہیم میں نازل ہونے والی وحی کا ذکر کیا ہے۔ پہلے تورات کا تذکرہ فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور بنی اسرائیل کے علماء کرام تورات کے مطابق لوگوں کے فیصلے کیا کرتے تھے اور لفظ ''یحکم'' ارشاد فرمایا ہے، جس میں فیصلہ اور حکومت دونوں شامل ہیں۔ اس کے بعد انجیل کا ذکر کیا ہے اور اہل انجیل کے لئے اپنے اس حکم کو بیان کیا ہے کہ وہ اپنے فیصلے انجیل کے مطابق کیا کریں، پھر ان کے ساتھ قرآن کریم کو جوڑا ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہے کہ آپ کی طرف ہم نے کتاب نازل کی ہے اور اس لئے نازل کی ہے کہ: ''ان احکم بینھم بما انزل اللّٰہ'' آپ بھی وحی الٰہی کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کیا کریں، اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہے کہ تورات، انجیل اور قرآن کریم تینوں کا نزول ''حکم'' کے لئے ہوا ہے اور اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ (درجہ بدرجہ) کافر، فاسق اور ظالم ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وحی الٰہی کے مطابق فیصلے نہ کرنے کو ''حکم الجاھلیہ'' سے تعبیر فرمایا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم نے خلافت کے عنوان سے کیا ہے اور اس کا مقصد بیان کیا ہے کہ ''فاحکم بین الناس بالحق''... لوگوں کے درمیان حق کے مطابق حکم و فیصلہ کریں... حتیٰ کہ ایک مرحلہ پر کسی مقدمہ میں ان کے فیصلے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس مقدمہ میں ان کی بجائے حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ زیادہ صائب تھا اور ''ففھمنا ھا سلیمان'' (الانبیاء:۷۹) وہ ہم نے انہیں سمجھایا تھا، جو واضح کرتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت و ریاست کی بنیاد وحی الٰہی اور آسمانی تعلیمات تھیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق حکومت کرتے تھے۔

یہ بات کہ وحی الٰہی صرف فرد سے نہیں بلکہ خاندان، سوسائٹی اور قوم سے بھی ہوتا ہے اور ریاست و حکومت کا صحیح معیار ہمیشہ آسمانی تعلیمات رہی ہیں، قرآن کریم میں اس کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔ مگر صرف چند مثالوں پر اکتفا کرتے ہوئے یہ عرض کریں گے کہ اگر ''سنت'' کو صرف دین ابراہیمی کی روایت تک ہی بالفرض محدود سمجھ لیا جائے تو اس دائرے میں بھی سوسائٹی کے اجتماعی مسائل کو آسمانی تعلیمات کے دائرے سے خارج قرار دینا اور ریاست کو وحی الٰہی کی پابندی سے آزاد سمجھنا قطعی طور پر غیر واقعی اور غیر منطقی بات ہے، جبکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق اس تسلسل کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں سیاسی قیادت

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ ایک نبی کے چلے جانے کے بعد دوسرا نبی آجاتا تھا۔ میرے بعد چونکہ کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، اس لئے میرے بعد خلفاء ہوں گے جو اس تسلسل کو جاری رکھیں گے۔

اس پس منظر میں ہماری گزارش ہے کہ اسلام کی بنیاد پر ریاست کا قیام اور حکومت کی تشکیل، نیز سوسائٹی کے اجتماعی معاملات میں آسمانی تعلیمات کا نفاذ اسلام کی اصل روح اور اس کے مقاصد میں سے ہے۔ اس لئے اسے لفظی موشگافیوں اور فکری تانوں بانوں کے ذریعے دھندلکوں میں گم کرنے کی کوشش کو اسلام کی صحیح تعبیر یا امت مسلمہ کی خدمت قرار نہیں دیا جاسکتا۔

حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اور ان کے ساتھ بابل سے فلسطین کی طرف ہجرت کرنے کے بعد انہی کے حکم پر اردن کے علاقے کی طرف بطور نبی تشریف لے گئے تھے۔ انہیں جس قوم سے واسطہ پڑا وہ کافر و مشرک ہونے کے ساتھ ساتھ ''ہم جنس پرستی'' کی لعنت میں بھی مبتلا تھی، جس کی بہت سی تفصیلات قرآن کریم نے بیان کی ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اس علاقے کے لوگوں کو فرداً فرداً توحید و عبادت کی دعوت دینے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ''ہم جنس پرستی'' کے معاشرتی جرم کے خاتمے کے لئے بھی جدوجہد کی۔ اس سلسلے میں قوم سے جو باتیں انہوں نے فرمائیں اور آزمائش کے جن مراحل سے گزرے، وہ اگر آج کے دور میں ہوتے تو انہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دے کر میڈیا اور لابنگ کی قوتیں اپنا سب سے بڑا ہدف قرار بنا لیتیں اور مغربی ملکوں کے بہت سے شہروں میں انہیں مخالفانہ مظاہروں کا سامنا کرنا پڑ جاتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کا کام صرف فردی اصلاح نہیں، بلکہ معاشرے کی مجموعی اصلاح اور معاشرتی خرابیوں کا سدباب بھی انبیائے کرام کے فرائض منصبی میں شامل رہا ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معاصر، بلکہ خسر بزرگوار تھے۔ اقبال نے ان کے باہمی تعلق کو اس لہجے میں بیان کیا ہے کہ:

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

وہ مدین کے علاقے کی طرف مبعوث ہوئے اور اس قوم کا سامنا کیا جو ''تجارتی کرپشن'' میں مبتلا تھی اور سوداکاری میں بددیانتی اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی جدوجہد کو صرف فرد کی اصلاح تک محدود نہیں رکھا، بلکہ اس معاشرتی جرم کے خلاف بھی آواز بلند کی اور تجارتی بددیانتی کو دنیا و آخرت کا خسارہ قرار دے کر قوم کو اللہ تعالیٰ کی توحید و عبادت کی طرف دعوت دینے کے ساتھ ساتھ تجارتی بددیانتی سے باز آجانے کی بھی تلقین کی۔ حتیٰ کہ ان کی اس دعوت پر قوم کے لوگوں نے جو تبصرہ کیا وہ قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ تم ہمیں اس حق سے محروم کردو کہ ہم اپنے مال و دولت میں اپنی خواہش کے مطابق تصرف کرسکیں۔''

یہ حلال و حرام کے تصور سے بے نیاز اسی ''فری اکانومی'' کی صدائے اولین تھی، جو آج پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے اور جسے جواز فراہم کرنے کے لئے ہمارے بہت سے دانشوروں کو مذہب کے معاشرتی کردار کی نفی کرنا پڑ رہی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت دنیا کی مسلمہ بادشاہتوں میں سے ہے اور اسی سلطنت کی یاد ابھی تک مٹھی بھر یہودیوں کو بے چین رکھے ہوئے ہے۔ اس بادشاہت کے متعدد مناظر قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں جن میں ایک کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو ''ہدہد'' نے آکر خبر دی کہ آپ کے پڑوس میں ایک سلطنت ہے، جس کا آپ کو علم نہیں ہے۔ میں وہاں سے ہو کر آیا ہوں، ایک خاتون وہاں حکمران ہے، اس کا تخت بڑا عظیم ہے اور وہ قوم اللہ تعالیٰ کی بجائے سورج کی پرستش کرتی ہے۔ یہ خبر سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو پہلا پیغام اس قوم کی ملکہ کی طرف بھیجا وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد صرف دو جملوں پر مشتمل تھا:

''مجھ پر سرکشی نہ کرو اور اطاعت قبول کرکے میرے پاس آجاؤ۔'' (النمل:۳۱)

ایک اجنبی قوم جس کے ساتھ اس سے قبل کسی قسم کے مثبت یا منفی تعلقات نہیں تھے، اچانک اس طرح کا پیغام بھیجنے کا مطلب اس کے سوا کیا بنتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول اور خلیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کے جانشین تھے اور ''خلیفہ'' ہونے کی حیثیت سے اپنی قوم کے ساتھ ساتھ دوسری قوموں کی اصلاح بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل تھی، اس لئے انہوں نے یہ معلوم ہوتے ہی کہ وہ قوم کفر و شرک میں مبتلا ہے، اس کی آزادانہ حیثیت کو سرکشی سے تعبیر کرتے ہوئے پہلا پیغام ہی اطاعت قبول کرنے کا بھجوادیا۔ قرآن کریم کے بیان کردہ واقعات کے مطابق قوم سبا کی ملکہ نے اس کے جواب میں صلح و مفاہمت کا پیغام بھجوایا، مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے مسترد کرتے ہوئے اس ملک کے خلاف ''فوج کشی'' کی دھمکی اور ذلیل کرکے ملک سے باہر نکال دینے کا

الارم دیا، جس پر ملکہ سبا نے اسلام قبول کر کے غیر مشروط اطاعت کا اظہار کیا اور قوم کے نمائندوں کے ہمراہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ یہ واقعہ اگر آج کے دور میں ہوتا تو اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کا باقاعدہ اجلاس ہوتا اور مختلف ملکوں کی مشترکہ فوج تشکیل دے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملک پر چڑھائی کردی جاتی کہ آپ کو دوسری قوموں کی اصلاح و ایمان کی کیا فکر پڑی ہوئی ہے؟ تجھ کو پرائی کیا پڑی، اپنی نبیڑ تو۔

اس سلسلے میں ایک دلچسپ مکالمے کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں چند سال قبل امریکا کی ریاست ورجینیا کے ایک تعلیمی ادارے میں ٹھہرا ہوا تھا کہ کچھ حضرات ملنے کے لئے آئے اور مختلف مسائل پر گفتگو کی۔ دورانِ گفتگو انہوں نے کہا کہ مغربی معاشروں میں مذہب کی طرف واپسی کے رجحانات بڑھتے جارہے ہیں اور اب واضح محسوس ہونے لگے ہیں، جس سے یہاں کے بعض اربابِ حل و عقد کو پریشانی ہے کہ نفس مذہب کی واپسی تو کوئی ایسی بات نہیں ہے، لیکن کیا مذہب سوسائٹی میں واپس آکر اجتماعی اور معاشرتی مسائل میں پھر سے دخل دینا تو شروع نہیں کردے گا؟ ان کا کہنا تھا کہ مغرب بالخصوص امریکا کی دانش گاہوں میں اس نکتے پر ریسرچ ہورہی ہے اور مختلف لوگوں کا نقطۂ نظر معلوم کیا جارہا ہے۔

یہ تو پس منظر بتا کر انہوں نے میری رائے دریافت کرنا چاہی تو میں نے عرض کیا کہ دوستو! اگر واپس آنے والا مذہب "فی الواقع مذہب" ہوا تو وہ ضرور مداخلت کرے گا، اس لئے کہ نبی اور مذہب صرف فرد کی اصلاح کے لئے نہیں آتے بلکہ سوسائٹی کی اصلاح بھی ان کے مقاصد میں شامل رہی ہے۔

اب قرآن ہی کو لے لیجئے، وہ صرف فرد کی بات نہیں کرتا، خاندان کی بات بھی کرتا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ احکام و قوانین دیتا ہے، جبکہ خاندان کے دائرے سے نکل کر تجارت، عدالت، معیشت، سیاست اور دیگر قومی شعبوں کے لئے بھی اس کی واضح ہدایات موجود ہیں۔ یہ سب ہدایات قرآن کریم نے ایک ہی لہجے میں دی ہیں۔ انہیں لازمی اور اختیاری مضامین میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا، اسی لئے قرآن کریم نے یہ بات پوری صراحت کے ساتھ کہہ دی ہے کہ:

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیروی نہ کرو۔" (البقرہ:۲۰۸)

(روزنامہ اسلام کراچی ۲۶ فروری ۲۰۱۵ء)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید۔

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	[illegible]	[illegible]
ورق طلاء	[illegible]	[illegible]	الائچی کلاں	[illegible]	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	[illegible]	[illegible]	ماجو	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	[illegible]	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے
وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیموں	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	[illegible]
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
[illegible]	الائچی خورد	کہربائی	بہمن سرخ	

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیصل FOODS ستارہ لائبریری گراؤنڈ سپلائرز کالونی فیصل آباد

عصری ضروریات اور جدید تقاضے

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

اپنے آپ کو دانشور اور روشن خیال کہلانے والوں کی اکثریت اسلامی آثار وروایات کے مقابلہ میں مغربی تہذیب واقدار کی ترجمانی اور نمائندگی کو اپنے لئے سرمایہ افتخار سمجھتی ہے، اس جماعت کی جانب سے تحقیق وریسرچ کے عنوان سے جو چیزیں سامنے آرہی ہیں، ان سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ یہ لوگ حالات اور تقاضے کی آڑ لے کر اسلامی معاشرہ کو مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں، ان کی یہ بھی خواہش ہے کہ جو دینی تصورات اور مذہبی روایات ماڈرن تہذیب سے متصادم ہوں، انہیں کاٹ چھانٹ کر یورپ سے برآمد کی ہوئی اس جدید تہذیب سے ہم آہنگ کردیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ عصر جدید کے آخر وہ کون سے تقاضے ہیں کہ اسلام اپنی اصلی وحقیقی شکل میں رہتے ہوئے ان کا ساتھ نہیں دے سکتا، اگر مسئلہ جدید اکتشافات وایجادات کا ہے کہ آج کا انسان دال روٹی کے بجائے کیک، ٹوسٹ اور سینڈوچ کھانے لگا ہے، دست کاری اور گھریلو صنعتوں کے مقابلے میں بڑے بڑے مشینی کارخانے قائم کرلئے ہیں، قدیم مواصلاتی ذرائع کے بالمقابل جدید نظام مواصلات دریافت کرلئے ہیں، تیر وتلوار کی جگہ کلاشنکوف، رائفل اور میزائل وایٹم بم کے استعمال پر قادر ہوگیا ہے، قدیم طرز علاج کے بجائے طرح طرح کے جدید طریقہ علاج ایجاد کرلئے ہیں تو بتایا جائے کہ آخر مذہب کا ان ایجادات سے کیا تصادم ہے؟ آخر مذہب اسلام کا وہ کون سا اصول وقانون ہے جو ان تبدیلیوں کی نفی کرتا ہے اور ان ایجادات واکتشافات پر قدغن لگاتا ہے؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ سائنسی تجربات واکتشافات اسلام کی روشن صداقت وحقانیت پر مہر تصدیق ثبت کررہے ہیں، مثال کے طور پر اسلام آخرت کے سلسلہ میں یہ نظریہ اور اعتقاد پیش کرتا ہے کہ قیامت کے دن ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ انسان کے اعضا وجوارح اپنے اپنے اعمال وافعال کی شہادت دیں گے، اسلام سے بے بہرہ عقل ومادہ کے پجاری اسلام کے اس عقیدہ کو ماننے کے لئے تیار نہ تھے، مگر آج کے ٹیپ ریکارڈر اور دیگر مواصلاتی آلات وغیرہ نے بندگان عقل ومشاہدہ کو اس کے ماننے پر مجبور کردیا کہ اگر لوہا وغیرہ سے بنے یہ جمادات کے آلے بول سکتے ہیں تو جس خدا نے زبان کو گویائی عطا کی ہے، وہ بدن کے دیگر اجزاء کو بھی گویا کرسکتا ہے، ملت اسلامیہ کے عقیدۂ معراج جسمانی سے مادہ پرستوں کی عقل انکار کرتی رہی، لیکن آج کے خلائی اور سیاراتی نظام نے تصور معراج کو تجربہ ومشاہدہ کی حدود میں لاکھڑا کیا ہے، قیامت کے دن وزن اعمال کے مسئلہ کو بھی سائنس نے تجربہ ومشاہدہ کی شکل میں دنیا کے روبرو کردیا ہے، آج سائنسی ترازوؤں کے ذریعہ حرارت وبرودت اور ہوا تک کو تولا جارہا ہے۔

الغرض سائنسی ایجادات واکتشافات تو اسلام کے پیش کردہ غیبی امور وحقائق کو تسلیم کرنے پر دنیا کو مجبور کررہے ہیں، اس لئے اسلام کا ان سے کوئی تصادم نہیں ہے۔

ہاں اگر عصری ضروریات اور جدید تقاضوں سے مراد علم وسائنس نہیں: بلکہ وہ یورپی تہذیب ومعاشرت ہے، جس کے زہریلے اثرات سے آج مغربی دنیا تڑپ رہی ہے، مثلاً شراب، جوا، سود کا بے محابا رواج، مرد اور عورت کا آزادانہ میل ملاپ، کلبوں کی انسانیت کش زندگی، حیوانیت کی حد تک جنسی بے راہ روی، تہذیب وثقافت کے نام پر اخلاق انارکی، سول میرج، گرل اور بوائے فرینڈ جیسی حیا سوز رسمیں جس نے یورپ کو ایک ایسے چوراہے پر لاکھڑا کردیا ہے، جس کے ہر چہار جانب حیوانیت، درندگی، حرص وشہوت، خودغرضی، بے چینی، مایوسی اور تاریکی نے گھیرا ڈال رکھا ہے۔

یہ بدقسمتی ہی کی بات ہے کہ عصری ضروریات اور جدید تقاضوں کا نام لے کر یورپ کی اسی تباہ کن اور ہلاکت بہ کنار تہذیب کو معاشرے پر لادنے کی ناروا کوشش کی جارہی ہے، بالخصوص ملک کا سیاست گزیدہ طبقہ تو اس کے لئے بے چین ہے اور ترقی کے خوشنما عنوان سے جاہلیت وحیوانیت کی بے حیا تہذیب کو ملک پر لادنا چاہتا ہے، ملک عزیز اگرچہ مدت ہوئی یورپ کے طاغوتی پنجے سے آزاد ہوگیا، مگر ملک کے یہ سیاسی لیڈران اپنے علم وفہم کی کمی اور فکر ونظر کی پستی کی بنا پر آج بھی یورپ کے ذہنی طور پر غلام ہیں اور اپنی اس غلامی کو ملک کے عوام پر بھی مسلط کرنا چاہتے ہیں اور ملک کو یورپ کی اسی تہذیبی تباہی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، جس سے آج یورپ خود کراہ رہا ہے اور اس کے ہوش مند افراد اس ہلاکت سے نکلنے کی تدبیریں سوچ رہے ہیں، ملک کی ترقی عورتوں کو گھر سے نکال کر سڑکوں اور دفتروں میں پہنچا دینے سے نہیں ہوگی،

بلکہ ملک صحیح سمتوں میں ترقی کرے گا تو امن و آشتی، عدل و انصاف اور دولت کی درست تقسیم سے جبکہ ترقی کے یہی اسباب خود سیاسی بازی گروں کی وجہ سے ملک میں کمیاب ہیں۔

"تفو برتو اے چرخ گرداں تفو"

چونکہ اسلام آج سے چودہ سو سال پہلے ہی اس تہذیب کو "تبرج جاہلیت" کہہ کر یکسر رد کر چکا ہے، اس لئے آج کے روشن خیال اور تاریک دل دانشور اس جاہلی تہذیب کو صالح اور مہذب بنانے کی بجائے اسلامی آثار و روایات کو فرسودہ اور از کار رفتہ قرار دے کر اس کو مسخ کرنے کے لئے اپنی ہر امکانی کوشش صرف کر رہے ہیں، یہ ایک ایسا خطرناک رویہ ہے جس کا عبرتناک انجام ترکی کی شکل میں دنیا کے سامنے موجود ہے۔ تہذیب مغرب کے پرستار ملک کی فلاح و بہبود کا نام لے کر یہی تاریخ یہاں بھی دہرانا چاہتے ہیں، اس سازش میں یہ پہلو کس قدر خطرناک ہے کہ بعض وہ افراد و اشخاص جو ملک میں علمائے دین کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں انہیں یہ گروہ اپنا آلۂ کار بنانے میں کامیاب ہوگیا ہے، جن کی وساطت سے اسلامی احکامات میں کتر بیونت کا سلسلہ شروع کر دیا اور قرآن، حدیث اور فقہ اسلامی کے حوالے سے قرآن و حدیث کے محرمات کو حلال و جائز گردانے کی جسارت کی جارہی ہے، یہ ایک ایسی خطرناک سازش ہے کہ اگر اس کا پردہ چاک نہیں کیا گیا تو مرض سرطان کی طرح غیر محسوس طور پر اس کی جڑیں پھیل جائیں گی اور پھر اس کا مداوا مشکل ہی سے ہو سکے گا، ارباب علم و دین کب تک اسلامی احکام و ہدایت کے خلاف اس کھلواڑ کو خاموش تماشائی بنے دیکھتے رہیں گے:

"دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا"

☆☆......☆☆

سیرتِ محمدی کی جامعیت کبریٰ

ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفۂ انسانی اور ہر حالت انسانی کی مختلف زندگیوں اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو، صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، اگر تم دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی پیروی کرو، اگر تم غریب ہو تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو، اگر تم بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو، اگر تم رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو، اگر تم فاتح ہو تو بدر و حنین کر و، اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکہ احد سے عبرت حاصل کرو، اگر تم استاذ اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدس کو دیکھو، اگر تم شاگرد ہو تو روح امین کے سامنے بیٹھنے والے کو دیکھو، اگر تم واعظ اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو، اگر تم تنہائی اور بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کا اسوہ تمہارے لئے ہے، اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور اپنے مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو، اگر تم اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم و نسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر اور فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم و نسق کو دیکھو، اگر تم یتیم ہو تو عبداللہ اور آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو، اگر بچہ ہو تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے کو دیکھو، اگر جوان ہو تو مکہ کے ایک چرواہے کی سیرت پڑھو، اگر تم سفری کاروبار میں ہو تو بصریٰ کے کارواں سالار کی مثالیں ڈھونڈھو، اگر تم عدالت کے قاضی ہو اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبہ میں نور آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجر اسود کو کعبہ کے ایک کونہ میں کھڑا کر رہا ہے، مدینہ کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو جس کی نظر انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے، اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہؓ اور عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو، اگر تم اولاد والے ہو تو فاطمہؓ کے باپ اور حسنؓ و حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو، غرض تم جو کوئی بھی اور کسی حال میں بھی ہو، تمہاری زندگی کے لئے نمونہ، تمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کے لئے سامان، تمہاری ظلمت خانے کے لئے ہدایت کا چراغ اور راہنمائی کا نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کبریٰ کے خزانہ میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے، اس لئے طبقۂ انسانی کے ہر طالب علم اور نور ایمانی کے متلاشی کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، اس کے سامنے نوحؑ و ابراہیمؑ، ایوبؑ و یونسؑ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرتیں موجود ہیں، گویا تمام دوسرے انبیاء کرام کی سیرتیں صرف ایک ہی جنس کی اشیاء کی دکانیں ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اخلاق اور اعمال کی دنیا کی سب سے بڑی مارکیٹ ہے جہاں ہر جنس کی خریداری اور ہر شے کے طلب گار کے لئے بہترین سامان موجود ہے۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ

دعوتی و تبلیغی اسفار

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۰۱۵ء کا آغاز جامع مسجد ختم نبوت چک نمبر ۳۰۔ ایل چیچہ وطنی کے افتتاح سے ہوا۔ مذکورہ بالا چک کی غالب اکثریت قادیانیوں کی ہے، مسلمان ان سے دبے ہوئے ہیں۔ مولانا مفتی محمد عثمان، مفتی ظفر اقبال، چوہدری ساجد بشیر، مولانا عبدالحکیم مبلغ ختم نبوت اور دیگر ساتھیوں نے کوشش کر کے وہاں جامع مسجد ختم نبوت کے نام سے بیالیس مرلہ زمین حاصل کر کے مسجد اور مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ مسجد کی لمبائی ۷۵ فٹ، چوڑائی ۲۵ فٹ، برآمدہ کی لمبائی ۷۵ فٹ چوڑائی ۱۵ فٹ، ایک سال سے کم مدت میں تعمیر کرائی۔ مولانا عبدالحکیم اور مفتی ظفر اقبال کا فون آیا کہ مسجد کا افتتاح سال کے پہلے دن میں کرانا چاہتے ہیں، ۲؍جنوری جمعۃ المبارک کا دن ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے وقت عنایت فرما دیا ہے۔ یکم جنوری کو آپ آ جائیں، چنانچہ بندہ نے وعدہ کر لیا۔ ۳۱؍دسمبر کمالیہ میں جامعہ نعمانیہ میں جلسہ سیرت النبی تھا، اس سے فارغ ہو کر اگلے دن ظہر کی نماز جامع مسجد ختم نبوت میں ادا کی ظہر کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا، جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ جلسہ سے مفتی عثمان غنی، مولانا محمد عالم طارق، قاری سعید ابن شہید، مولانا عبدالحکیم اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ مسجد کا انتظام و انصرام چوہدری ساجد بشیر، مفتی عثمان غنی کریں گے، زیر نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

خطبہ جمعہ جامع مسجد گدائی شریف:

ہمارے حضرت اقدس بہلویؒ کے خلیفہ مجاز، میرے مرشد شیخ الحدیث حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے سلسلہ نقشبندیہ میں مرشد حضرت اقدس مولانا علی المرتضیٰ نقشبندی نوراللہ مرقدہ نے ڈیرہ غازی خان کی نواحی بستی گدائی میں مسجد، مدرسہ اور خانقاہ قائم کیے۔ حضرت والا کی وفات کے بعد آپ کے فرزند نسبتی مولانا محمد اسحاق مدظلہ مسجد، مدرسہ اور خانقاہ کا نظم سنبھالے ہوئے ہیں، موصوف کے حکم پر ۹؍جنوری کا جمعۃ المبارک کا خطبہ مذکورہ بالا مسجد میں دینے کی سعادت حاصل کی۔ مقامی مجلس کے امیر مولانا عبدالرحمن غفاری مبلغ مولانا محمد اقبال کی رفاقت حاصل رہی۔

طاہر جھنگوی کی آمد:

معروف مدح گو شاعر جناب ملک شجاعت علی طاہر جھنگوی کا فون آیا کہ میں آپ کے والد محترم کی تعزیت کے لئے ۲؍جنوری کو شجاع آباد آنا چاہتا ہوں۔ جمعہ کے موقع پر نعت اور حمد بھی پڑھوں گا چنانچہ وہ اپنے بھائی قاری محمد خالد کی معیت میں جمعرات کو تشریف لے آئے۔ رات کا قیام، جمعہ کا دن اور اگلی رات ان کا قیام بندہ کے غریب خانہ پر رہا۔ جمعۃ المبارک کے بعد عصر تک حمد و نعت پڑھیں اور خوب سماں باندھا۔ بندہ اگرچہ ڈیرہ غازی خان وعدہ کر چکا تھا تاہم جمعہ سے فارغ ہوتے ہی سفر شروع کیا۔ عصر کی نماز اپنے علاقہ صدیق آباد جامع مسجد علی المرتضیٰ میں ادا کی۔ نیز ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اس دوران انہوں نے بندہ کے والد محترم کی تعریف و توصیف میں نظم بھی سنائی۔

جامع مسجد الصادق بہاولپور میں جلسہ سیرت میں شرکت:

۱۲؍ربیع الاول دن کے وقت بہاولپور کے علماء کرام نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے جلسہ منعقد کیا، جس میں اہل حق کی تمام جماعتوں کی نمائندگی تھی۔ جلسہ کی صدارت غالباً مولانا مفتی عطاء الرحمن مدظلہ نے کی، اسٹیج پر مولانا محمد اسحق ساقی، مولانا شمس الدین انصاری، قاری غلام یاسین صدیق، مفتی ارشاد احمد، مولانا صہیب مصطفیٰ سمیت شہر کے علماء کرام کی زیارت ہوئی۔ بندہ کی موجودگی میں جمعیت علماء اسلام س کے نائب امیر مولانا بشیر احمد شاد کا بیان ہوا۔ راقم نے بھی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر گفتگو کی سعادت حاصل کی۔ بیان سے فارغ ہوتے ہی بہاولنگر کے لئے روانگی ہوئی۔

مدینہ مسجد میں جلسہ میلاد میں شرکت:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدینہ مسجد بہاولنگر میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ۱۲؍ربیع الاول بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا، جلسہ سے بہاولنگر کے علماء کرام مبلغ بہاولپور کا ولولہ انگیز خطاب ہوا۔ راقم نے بھی معروضات پیش کیں۔ جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔

دفتر ختم نبوت میں صبحانہ:

برادر مکرم نذیر احمد محبت والے انسان ہیں۔ مولانا محمد قاسم رحمانی، سید تحسین الاحد، مولانا سعید احمدؒ کی شبانہ روز محنت سے بہاولنگر میں مجلس نے اپنا دفتر خرید کر کام شروع کیا ہے، یوں تو عرصہ دراز سے بہاولنگر میں دفتر قائم ہے، وقتاً فوقتاً مولانا خدا بخشؒ، مولانا محمد طفیل ارشد، مولانا حکیم محمد اسماعیل عاصم (مظفر گڑھ) مبلغ رہے، کچھ عرصہ سے عزیزم مولانا محمد قاسم رحمانی

علالت کے باوجود مساعی جمیلہ سرانجام دے رہے ہیں۔مولانا رحمانی کی خواہش تھی کہ دفتر کرایہ کے ہونے کے بجائے اپنا ہو۔اللہ پاک نے فضل وکرم فرمایا،اور بڑے عرصہ کی تگ ودو کے بعد اللہ پاک نے اپنا دفتر عنایت فرمایا۔جناب نذیر احمد نے مبلغین کے اعزاز میں دفتر میں عصرانہ دیا،جس میں رفقاء مجلس نے شرکت کی۔ ۵رجنوری عصرانہ میں شرکت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ مولانا سعید احمد مرحوم کی تعزیت کے لئے ان کے گھر حاضری دی۔ان کے بھائیوں حاجی محمد احمد،مسعود احمد اور فرزند ارجمند حافظ محمد خبیب سلمہ سے تعزیت کی۔مولانا سعید احمدؒ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فاضل اور متحرک وفعال عالم دین تھے،مبلغ بہاولپور مولانا محمد اسحاق ساقی کے ہم درس تھے۔ایک عرصہ سے مجلس بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ چلے آرہے تھے۔دفتر کی خریداری میں ان کا خاصا عمل دخل رہا ہے بلکہ دفتر کے اصل محرک مرحوم ہی تھے،جب بھی ملاقات ہوئی،انہوں نے اپنا دفتر خریدنے کی فرمائش کی۔ ۱۹ردسمبر ۲۰۱۴ء کو انتقال فرمایا۔ان کی نماز جنازہ جامع العلوم عیدگاہ میں ادا کی گئی۔نماز جنازہ کی امامت مفتی خلیق احمد اخون نے کی اور انہیں قریشی کالونی کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔تعزیت سے فارغ ہوکر بہاولپور کے راستہ سے شجاع آباد کے لئے سفر کیا۔

مدرسہ سراج العلوم لودھراں میں:

مدرسہ سراج العلوم لودھراں اہل حق کا مرکزی ادارہ ہے،جس کا انتظام وانصرام مولانا محمد میاں فرمارہے ہیں اور حضرت مولانا اللہ بخش مدظلہ صدر مدرس ہیں۔برادرم مولانا محمد مرتضیٰ لودھراں سٹی کے مجلس کے امیر ہیں تھوڑی دیر کے لئے مدرسہ میں رہے کہ جہاں صدر المدرسین حضرت مولانا اللہ بخش مدظلہ اور مولانا محمد مرتضیٰ سے ملاقات ہوئی اور جماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔

دین پور شریف میں:

۸رجنوری سے ۲۰رجنوری تک اندرون سندھ کے تبلیغی اسفار تھے۔۷رجنوری کو سفر شروع کیا اور مغرب کی نماز دین پور شریف میں ادا کی۔دین پور شریف تحریک آزادی کی چھاؤنی رہا ہے۔حضرت اقدس میاں غلام محمد دین پوریؒ نے تقریباً ایک صدی پہلے دین پور شریف کی بنیاد رکھی۔دین پور شریف سے تحریک آزادی اور تحریک ریشمی رومال کو مالی،اخلاقی، روحانی امداد حاصل ہوتی تھی۔تحریک آزادی اور ریشمی رومال کے نامور لیڈر مولانا عبیداللہ سندھیؒ، تحریک ختم نبوت کے ممتاز رہنما مولانا لال حسین اخترؒ، جمعیت علماء اسلام کے سابق مرکزی امیر مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ،مولانا عبدالشکور دین پوریؒ،مولانا محمد لقمان علی پوریؒ جیسے نامور علماء کرام،مشائخ عظام، مجاہدین ملت دین پور شریف میں آرام فرما ہیں۔

حضرت خلیفہ صاحبؒ کے بعد حضرت اقدس میاں عبدالہادیؒ،ان کے بعد حضرت میاں سراج احمد دین پوریؒ سجادہ نشین بنے اب مرکز حقہ کے سجادہ نشین حضرت میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم ہیں، رات کا قیام حضرت میاں صاحب کے مہمان خانہ میں رہا،صبح کی نماز کے بعد کچھ اجتماعی معمولات ادا کئے تو ساتھی چلے گئے تو حضرت والا کی نگاہ مجھ پر پڑی آگے بڑھا،مصافحہ کی سعادت حاصل کی فرمایا کہ آپ رات کہاں تھے؟عرض کیا کہ آپ کے مہمان خانہ میں،کافی دیر حضرت نے بٹھائے رکھا،جماعتی امور خانقاہی امور پر گفتگو فرماتے رہے،آپ نے فرمایا کہ صلاح وتقویٰ میں،میں نے دادا جی (حضرت اقدس میاں عبدالہادیؒ) جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا،اور تلاوت میں حضرت والد صاحبؒ (میاں سراج احمدؒ) جیسا نہیں دیکھا،سلسلۂ قادریہ راشدیہ کے اذکار بھی بتلاتے رہے، فرمایا کہ لطائف ستہ پر کم از کم تین تسبیحات اسم ذات کا ورد زبان کے ساتھ آہستہ کیا جائے،ایسے ہی درود شریف،استغفار اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کی بھی کم از کم تین تسبیحات۔بندہ نے آپ کے مرشد کی سوانح ”حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انورؒ حیات و خدمات“ پیش کی بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا نیز فرمایا کہ حضرت امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ والے مضمون میں اتنا اضافہ ضرور کریں کہ حضرت سندھیؒ کتنا عرصہ ماسکو میں رہے اور کتنا عرصہ ترکی،مکہ مکرمہ اور افغانستان میں رہے۔حضرت سے اجازت لے کر مخزن العلوم وقف میں مولانا صاحبزادہ فضل الرحمن درخواستی کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے معلوم ہوا کہ مولانا جاچپور کے دورہ پر ہیں۔خانپور سے رحیم یار خان،صادق آباد سے ہوتے ہوئے ڈھرکی پہنچے۔

ڈھرکی سندھ میں جلسہ ختم نبوت:

۸رجنوری بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد عمر فاروق میں جلسہ منعقد ہوا،جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا خالد حسین الحسینی نے کی،جلسہ سے مولانا محمد حسین ناصر اور راقم کے بیانات ہوئے انتظام حکیم محمد محسن جان نے کیا۔

گھوٹکی میں خطبہ جمعہ:

جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد مدرسہ ریاض العلوم چنہ اسٹاپ میں دیا،جس میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔راقم سے پہلے سکھر ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا۔برادر عطاء الحسن،مولانا خالد حسین الحسینی نے خصوصی شرکت کی۔

غلام شبیر شیخ سے اظہار تعزیت:

چنو عاقل میں ختم نبوت کے پُرجوش ورکر غلام شبیر شیخ کے والد محترم پچھلے دنوں انتقال کرگئے۔مذکورہ بالا حضرات کی معیت میں جناب غلام شبیر شیخ کے والد محترم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت

کی۔ بعد نماز عصر قاری مسجد چنو عاقل میں مختصر درس دیا۔

جامع الفاروق سکھر میں درس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف اشرفی کے حکم پر الفاروق مسجد میں میلاد النبی کے عنوان پر بیان کیا۔ جس میں کثیر تعداد لوگوں نے شرکت کی۔ مولانا تجمل حسین مبلغ نوابشاہ نے خصوصی شرکت کی۔

جامع مسجد معصوم شاہ مینارہ میں بیان:

۱۰ رجنوری صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد معصوم شاہ مینارہ میں درس ہوا۔

ہری مسجد میں جلسہ:

قاری محمد حنیف نے جو ہمارے سابق امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے قدیم شاگردوں میں سے ہیں سیرت النبی کے عنوان پر ۱۰ رجنوری بعد نماز عشاء جلسہ کا اہتمام کیا، جس سے جامعہ اشرفیہ سکھر کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد حسین ناصر کے خطابات ہوئے جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔

جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی میں حاضری:

جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی کا قدیم مدرسہ ہے، جسے ایک سو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے، پچھلے دنوں مدرسہ کے مہتمم مولانا قاضی حمد اللہ کا انتقال ہوا۔ ۱۱ رجنوری دس بجے صبح دارالہدیٰ میں حاضر ہوئی۔ مرحوم کے برادر مولانا قاضی حبیب اللہ فرزند ارجمند مولانا سراج الدین سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ مدرسہ دارالفضل بالائی میں قبل از نماز ظہر حاضر ہوئی۔ مدرسہ میں وسطانی اور تحتانی درجات کی تعلیم دی جاتی ہے جس میں سینکڑوں طلباء زیر تعلیم ہیں۔

مولانا مفتی محمد ادریس کنڈیارو کی خدمت میں:

موصوف اندرون سندھ کے نامور محقق عالم دین ہیں، ان کی ذاتی لائبریری میں تیس ہزار سے زائد کتب ہیں۔ کتاب خریدنے اور پڑھنے کا خصوصی ذوق رکھتے ہیں، کنڈیارو میں انوارالعلوم کے نام سے مدرسہ چلا رہے ہیں، جس میں دورۂ حدیث شریف تک تمام کتب پڑھائی جاتی ہیں، پچھلے دنوں سیڑھی پر سے گرے اور پاؤں کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی۔ مفتی صاحب کی عیادت سے فارغ ہوئے تو انہوں نے حکم فرمایا کہ مدرسہ میں بیان کر کے جائیں۔ چنانچہ ظہر کی نماز مدرسہ انوارالعلوم میں ادا کی۔ اتفاق سے جمعیت علماء اسلام کے مقامی یونٹ کی مجلس شوریٰ کی میٹنگ بھی تھی تو مدرسہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات پر روشنی ڈالی۔

محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس:

۱۱ رجنوری بعد نماز عشاء جامع مسجد قباء محراب پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا قاری مفتی محمد یاسین نے کی۔ کانفرنس سے مولانا تجمل حسین، مولانا قاری حبیب الرحمن اور راقم نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ نگرانی مولانا عبدالصمد امیر مجلس نے کی۔ رات کا قیام مدرسہ دارالعلوم محمدیہ میں کیا۔ مدرسہ ہذا تقریباً ایک ایکڑ زمین پر مشتمل ہے، جس کی بنیاد قاری اسلام الدینؒ نے رکھی ان کی وفات کے بعد ان کے فرزندان گرامی، مولانا خالد محمود، مولانا شاکر محمود و دیگر مدرسہ کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے ہیں۔ ۱۲ رجنوری صبح کی نماز کے بعد درس مدرسہ ہذا کی مسجد میں ہوا۔ جس میں راقم نے قاری اسلام الدینؒ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور ان کے رفع درجات کے لئے دعا کی۔

حیدرآباد میں چار روز:

مولانا توصیف احمد مبلغ حیدرآباد متحرک، فعال، فاضل نوجوان ہیں۔ حیدرآباد میں ان کی تقرری سے کام میں بہت اضافہ ہوا۔ ہر سہ ماہی میں مولانا قاضی احسان احمد اور راقم الحروف کے کچھ دن پروگرام رکھتے ہیں۔ چنانچہ ۱۲ رجنوری بعد نماز عشاء جامع مسجد ابراہیم لطیف آباد نمبر ۵ میں درس قرآن مجید ہوا۔ مولانا ضیاء الرحمن طاہر، مولانا عبدالرحیم صدیقی نے خصوصی شرکت کی۔ میزبانی کا شرف کامران احمد نے حاصل کیا۔

مدرسہ ریاض العلوم میں خطاب:

۱۳ رجنوری ۱۱ بجے قبل از دوپہر مدرسہ ریاض العلوم لیاقت کالونی طلباء واساتذہ کرام سے خطاب کیا جس میں قادیانیت کے عقائد و عزائم سے آگاہ کیا۔ ناظم تعلیمات مولانا مفتی محمد عرفان، مولانا فہیم اشرف و دیگر اساتذہ کرام نے خصوصی دلچسپی لی۔ طلباء سے درخواست کی گئی کہ وہ فتنوں کے عزائم سے باخبر ہوں اور ان کے تعاقب اور مقابلہ میں علمی استعداد پیدا کریں۔ نیز انہیں ختم نبوت خط و کتابت کورس اور شعبان المعظم میں چناب نگر میں منعقد ہونے والا سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس میں شرکت کی دعوت دی۔ طلباء نے کورس میں شرکت کا ارادہ اور وعدہ کیا۔

جامع مسجد اولیاء میں خطاب:

۱۳ رجنوری بعد نماز عشاء جامع مسجد اولیاء لطیف آباد نمبر ۱۲ میں مولانا نیاز احمد کی دعوت پر جلسہ کا اہتمام کیا گیا، جلسہ کی صدارت مقامی امیر مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا خالد حسن دھامیرا مہمان خصوصی تھے۔ مولانا عزیز اللہ سرور، مولانا حمید اللہ نے خصوصی شرکت کی۔ راقم الحروف نے جمعیت علماء اسلام سندھ کے سابق ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومروؒ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب کے فرزند ارجمند مولانا راشد محمود سومرو سلمہ کے ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر انہیں مبارکباد پیش کی اور توقع کا اظہار کیا کہ موصوف اپنے والد محترم کی طرح اہل حق کی نمائندگی کا حق ادا کریں گے۔ (جاری ہے)

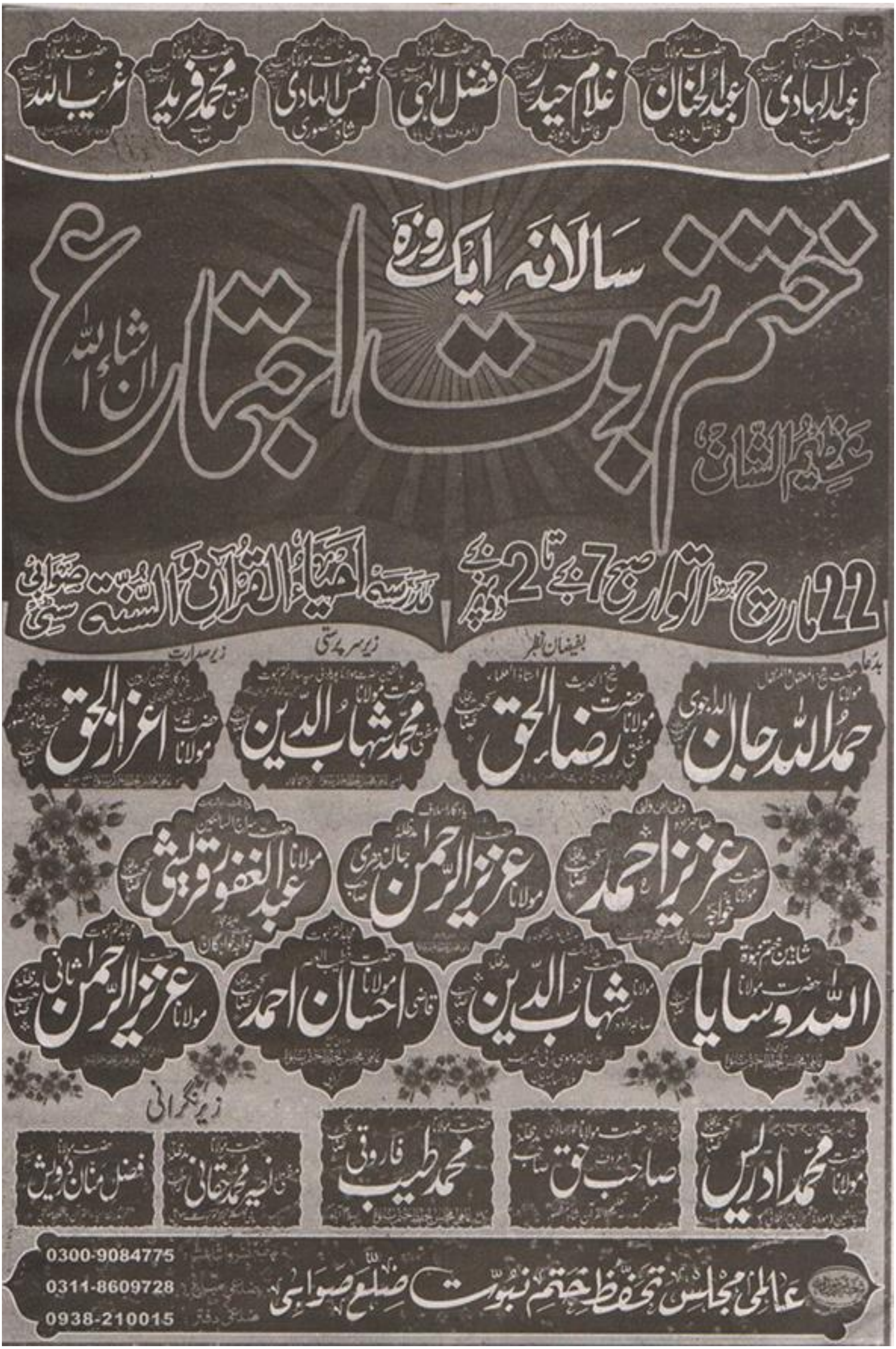
عبد الہادی
عبد الحنان
غلام حیدر
فضل الٰہی
شمس الہادی
محمد فرید
غریب اللہ
سالانہ ایک روزہ
ختم نبوت اجتماع
عظیم الشان
ان شاء اللہ
22 مارچ بروز اتوار صبح 7 بجے تا 2 بجے دوپہر
مدرسہ احیاء القرآن والسنۃ صوابی
بدعا
حمد اللہ جان
بفیضان نظر
رضاء الحق
زیر سرپرستی
محمد شہاب الدین
زیر صدارت
اعزاز الحق
عزیز احمد
عزیز الرحمن جالندھری
عبد الغفور قریشی
اللہ وسایا
شہاب الدین
احسان احمد
عزیز الرحمن ثانی
زیر نگرانی
محمد ادریس
صاحب حق
محمد طیب فاروقی
فضل منان درویش
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی
0300-9084775
0311-8609728
0938-210015

میرے محسن ومربی قائد تحریک ختم نبوت

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

دوسری قسط

لدھیانوی نسبت کی وجہ:

حضرت سلیم پور تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے لیکن حضرت شیخ نے کبھی اپنے نام کے ساتھ لدھیانوی نہیں لکھا۔ ایک صاحب نے کہا کہ مولانا عبدالمجید کیسے لدھیانوی بن گئے؟ ایک مجلس میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی، میں نے بے تکلفی میں عرض کیا: حضرت فلاں صاحب تو آپ کو لدھیانوی نہیں مانتے۔ حضرت والا مسکرا کر فرمانے لگے کہ جو ضلع لدھیانہ میں پیدا ہو وہ تو لدھیانوی نہیں اور جو پاکستان میں پیدا ہوا وہ لدھیانوی ہے۔ مزید فرمایا کہ میں نے کبھی اپنے نام کے ساتھ لدھیانوی نہیں لکھا۔ سب سے پہلے میرے نام کے ساتھ لدھیانوی مجلس کے ایک سابق مبلغ مولانا سید منظور احمد شاہ حجازیؒ نے لکھا۔ اس پر میں سمجھا کہ شاید یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاری ہے کہ مولانا لدھیانوی مہاجر ہیں اور مقامی نہیں ہیں۔ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد مجھے لدھیانوی لکھنا شروع کیا تو میں خاموش ہوگیا اور پھر پورے ملک میں لکھا جانے لگا۔ فرمانے لگے: اصل عزت دین کی عزت ہے باقی تعارف کے لئے ہیں۔

معمولات میں پکے:

حضرت والا جوانی کی عمر سے تہجد، ذکر واذکار، تلاوت کلام پاک، مطالعہ کتب حتی کہ چھوٹی چھوٹی کتب کا مطالعہ فرماتے۔ اللہ پاک نے بلا کا حافظہ دیا تھا، ایک بیان میں راقم موجود تھا، فرمایا: مولوی اسماعیل! آپ نے فلاں کتاب میں شاہ جیؒ کا واقعہ لکھا ہے اور پورا واقعہ بیان فرمادیا۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ اسباق میں بھی ادنیٰ مناسبت کے ساتھ بزرگوں کے واقعات سناتے۔ حضرت مولانا منیر احمد مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم فرماتے ہیں کہ ایک روز سبق کے دوران آپ نے بزرگوں کے واقعات سنانا شروع کئے تو ایک طالب علم نے کہا: استاذ جی! ہم اتنا کرایہ بھر کر آئے ہیں تاکہ علم حاصل کریں نہ کہ واقعات سننے کے لئے۔ فرمایا: کتنا کرایہ لگا ہے؟ اس نے بتلایا کہ اتنا! آپ نے آمد و رفت کا کرایہ دے کر فرمایا کہ اگر جانا چاہیں تو بلاتکلف جاسکتے ہیں۔ انداز محبت بھرا تھا نہ کہ غضب آلود۔ بہرحال! تہجد، ذکر اذکار کا معمول زندگی بھر رہا۔ تعلیم کے زمانہ میں آپ کے ساتھی آپ کو صوفی کہہ کر پکارتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا ضیاء القاسمیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو آپ کے دورہ حدیث شریف کے ساتھی تھے، تو قاسمی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے صوفی صاحب کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کون صوفی؟ فرمایا: مولانا عبدالمجیدؒ۔

جماعت کی امارت:

جماعت کی امارت کے بعد جب کوئی اہم مسئلہ ہوتا تو راقم فون پر عرض کرتا اور اجازت طلب کرتا کہ اخبارات میں آپ کی طرف سے موقف آنا چاہئے۔ فرماتے: ضرور ضرور اور فرمایا کہ آپ کو اجازت ہے کہ جہاں ضرورت محسوس کریں، میرا نام استعمال کرسکتے ہیں۔ اگر فون پر مشورہ کرلیا کریں تو بہت بہتر۔ چنانچہ امیر مجلس ہونے کی حیثیت سے آپ کی طرف سے اخبارات میں بیان جاری کیا جاتا، کبھی کبھار خود فون پر ارشاد فرماتے کہ فلاں مسئلہ میں اس طرح بیان بھجوادو۔

آپ کے تلامذہ میں سے مولانا مفتی محمود الحسن لندن، مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، مولانا مختار احمد تحرپارکر، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ، مولانا وسیم احمد چناب نگر، مولانا قاضی عبدالخالق مظفر گڑھ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد خالد عابد سرگودھا، مولانا حمزہ لقمان بھکر اور راقم الحروف مرکز میں مبلغ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا محمد انس، مولانا صفدر حسین دفتر مرکزیہ ملتان، مولانا محمد احمد، مولانا محمد امین اور مولانا محمد شاہد چناب نگر کے جامعہ ختم نبوت میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

دستور اساسی میں ترمیم:

آپ کے دور امارت میں مجلس عمومی نے دستور میں ترمیم کرتے ہوئے کہا:

ا:... مجلس کی مجلس شوریٰ مستقل ہوگی جو مرکزی امیر کا انتخاب کرے گی، وہ انتخاب تین سال کے لئے ہوگا۔

۲:... مجلس منتظمہ درج ذیل عہدیداروں پر مشتمل ہوگی: امیر، دو نائب امیر، ناظم اعلیٰ، ناظم دفتر، ناظم مالیات، ناظم تبلیغ، ناظم نشر واشاعت۔

۳:... مرکزی شوریٰ کے اراکین کی تعداد

زیادہ سے زیادہ اکیس ہوگی۔ منتظمہ کے اراکین بحیثیت عہدیدار شوریٰ کے رکن متصور ہوں گے۔

۴:... شوریٰ کا اجلاس سال میں کم از کم ایک مرتبہ ہوگا۔ (لولاک جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ، مئی ۲۰۱۱ء)

ختم نبوت کانفرنسز:

یوں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے عوام کو قادیانیت کے دجل وفریب سے بچانے کے لئے کانفرنسز کا اہتمام کرتی چلی آرہی ہے۔ ایک وقت تھا کہ مجلس کے پاس عظیم خطبا کی کھیپ تھی، جو ایک ایک کرکے چلے گئے۔ حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ کے دور میں اس سلسلہ کو ترقی دی گئی۔ آپ کے دور میں اس کو اور وسعت دی گئی۔ ہر سال معمول کی کانفرنسوں کے علاوہ بین الاضلاعی کانفرنسوں کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔ جن میں آپ بنفس نفیس شرکت فرماتے۔ نیز مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کو فرمایا کہ ہر کانفرنس میں میرے لئے شرکت تو شاید ممکن نہ ہوسکے، آپ میری نیابت فرمایا کریں۔ صحت اگر اجازت دیتی تو کہیں کہیں بہت وقیع بیان بھی فرماتے۔ اہل حق کی جماعتوں میں آپ کے شاگرد بھی ہیں تو جماعتوں کو اپنے شاگردوں کی معرفت اپنی اور رفقاء کی اصلاح کی طرف راہنمائی فرماتے۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھی دو سال آپ کے بیانات ہوتے رہے جو کانفرنس کا مغز ہوتے اور آپ رفقاء جماعت اور کارکنوں کی راہنمائی فرماتے۔

ختم نبوت کورسز:

جماعت میں کورسز کا سلسلہ بھی یوم تاسیس سے چلا آرہا ہے، سب سے بڑا کورس چناب نگر میں ہوتا ہے، جب سے آپ شوریٰ کے رکن بنے اور بعد میں امیر، آپ چناب نگر کورس میں بھی تشریف لاتے، بیان بھی فرماتے۔ نیز کورس میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو انعامات بھی آپ کے ہاتھ سے دلوائے جاتے۔ چناب نگر کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں ''شارٹ کورسز'' تین روزہ، چار روزہ، پانچ روزہ، ہفت روزہ منعقد ہوتے رہے ہیں۔ حضرت کے دور میں اس کو مزید ترقی دی گئی، بعض کورسوں کی اختتامی تقریب میں حضرت والا بنفس نفیس شرکت فرماتے۔

آئینہ قادیانیت وفاق کے نصاب میں شامل:

بڑی کوشش وکاوش کے بعد آئینہ قادیانیت وفاق کے نصاب کا حصہ بنی، لیکن مطالعہ کے لئے۔ آپ کے دور میں کوششیں رنگ لائیں اور درجہ عالیہ (مشکوٰۃ شریف والے سال) میں اس سے متعلق امتحان لینے کا بھی فیصلہ ہوا۔ یہ فیصلہ بہت ہی اہمیت کا حامل فیصلہ ہے۔ اختیاری مضامین کو طلبا کرام دلچسپی سے نہیں پڑھتے۔ امتحان ہونے کی وجہ سے تیاری کا موقع ملتا ہے، بہرحال حضرت والا مجلس کی امارت سنبھالنے کے بعد صرف مجلس ہی کے ہوکر رہے، کسی اور جماعت کی رکنیت، سرپرستی اور شرکت قبول نہ فرماتے اور اگر پالیسی سے متعلق کوئی بات سامنے آتی تو حضرت مولانا عزیز الرحمن مدظلہ اور مولانا اللہ وسایا مدظلہ سے مشاورت کے بعد پالیسی جاری فرماتے۔ ذاتی طور پر شاگرد ہونے کے ناطے راقم سے بہت محبت فرماتے، مجلس کے اکابرین کی سوانح یا خطبات سے متعلق بندہ کی کتاب چھپ کر سامنے آتی تو بہت ہی دعائیں فرماتے۔ راقم الحروف کے شیخ و مرشد حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے حکم سے مرشد العلماء، قدوۃ السالکین حضرت اقدس مولانا سید محمد عبداللہ بہلویؒ کی سوانح کی ترتیب مکمل ہوئی تو بندہ کو شیخ نے حکم فرمایا کہ نام کے لئے حضرت استاذ جیؒ سے مشورہ کرلیں۔ تو استاذ جیؒ نے تذکرہ حضرت بہلویؒ نام تجویز فرمایا، چنانچہ اسی نام سے کتاب موجود ہے۔

حضرت شیخ کے حکم سے جب آپ کے دوسرے شیخ امام الہدیٰ مولانا عبیداللہ انورؒ کی سوانح کی ترتیب مکمل ہوئی تو میرے شیخ نے حکم فرمایا کہ استاذ جیؒ سے کچھ کلمات تبرک لکھوالیں اور نام بھی استاذ جی سے تجویز کرالیں، استاذ جیؒ سے دونوں درخواستیں کیں، چنانچہ استاذ جیؒ نے حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انورؒ سے متعلق فرمایا کہ فلاں فلاں چیزیں لکھ کر دکھلادو، راقم نے لکھ کر سنائیں تو بہت خوشی کا اظہار فرمایا، دو تین نام جو سامنے آئے تو فرمایا کہ باریک قلم کے ساتھ وہ آجائیں اور حضرت کا نام ''مولانا عبیداللہ انور حیات وخدمات'' جلی قلم کے ساتھ آجائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ''اجلی سیرت کے مالک'' آپ نے زندگی بھر حدیث نبوی کی خدمت کی۔ مدرسہ کی طرف سے قوت لایموت کے طور پر آپ کو جو وظیفہ ملتا تھا، اکثر و بیشتر طلبا اور مہمانوں پر خرچ ہوتا، اہلیہ محترمہ کی وفات کے بعد وہ مشاہرہ بھی لینا بند کردیا۔ اس کی صورت یہ نکالی کہ قبض الوصول کے رجسٹر پر دستخط فرما کر رسید کٹوادیتے۔

جامعہ باب العلوم کے ناظم مولانا حبیب الرحمن کے بقول آپ کے مکان اور درسگاہ میں بچھی ہوئی چٹائی، کارپٹ سمیت کوئی چیز مدرسہ کی نہیں تھی۔ سب ذاتی خرید کردہ تھیں، تدفین کے لئے جگہ بھی خرید کی۔ خرید کرنے کے باوجود وصیت کی کہ مہتمم صاحب کی اجازت کے بعد مجھے اس جگہ دفن کیا جائے۔ جامعہ کے مہتمم شیخ غلام محمد عباسی مدظلہ کے بقول ایک ایک چیز لکھ کر رکھی تا کہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو، آپ کی وصیت ونصیحت کے مطابق جامعہ کا نظم و نسق چلایا جائے گا۔

(جاری ہے)

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

قاضی حبیب الرحمٰن

ہزارہ حریت و آزادی کے فداکاروں، حقیقت پسندوں، جرأت مند فرزندوں، فدایان اسلام اور ناموس رسالت پر کٹ مرنے والے شہدائے بالاکوٹ کی مقدس سرزمین ہے۔اس علاقہ کے لوگوں کی اسلام سے محبت،سامراج سے نفرت، بہادری و جانثاری اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہاں ایسے علماء ربانیین پیدا ہوئے جو علم وعمل کے آسمان پر ستارے بن کر چمکے۔جن کے اثرات عام معاشرے میں دکھائی دے رہے ہیں۔انہوں نے ایک طرف دینی قیادت کی شمع روشن کی تو دوسری طرف اسلامی سیاست کا پرچم تھاما اور اپنے تن من دھن کی قربانیاں دے کر ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کی مثال رہتی دنیا تک کوئی نہیں دے سکتا۔ان ہی علماء کی وجہ سے ہندوستان کے افق پر ابھرنے والی آزادی کی تحریکوں کا تاریخی اور قدیمی رشتہ اس علاقہ سے ہے۔یہی علماء تھے جنہوں نے ہزارہ میں حریت فکر کو بیدار کر کے مسلمانوں کو ایک غیرت مند قوم کے طور پر زندہ کیا یہی وجہ ہے کہ ہزارہ کے عوام کا برٹش استعمار کے خلاف مجاہدانہ اور سرفروشانہ کردار ناقابل فراموش ہے۔

ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کو ختم کرنے میں انگریزوں کو سب سے بڑا خطرہ اس علاقہ کے لوگوں سے تھا اور انہیں اپنے راستے میں حائل سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے دہلی پر قبضہ کرنے سے قبل اس علاقہ کے قبضہ کرنے کو فوقیت دی تاکہ ان لوگوں کی جانب سے انگریزوں کے خلاف بغاوت کے راستے مسدود ہو جائیں اس علاقہ کے لوگوں میں عمل بالشریعت، دینی اور ملی غیرت دیگر علاقوں کے مقابلے میں زیادہ ہونا بھی ان ہی علماء کی مرہون منت ہے۔ الغرض برصغیر کی آزادی کی تاریخ میں ہزارہ کے سپوتوں کا کردار ایک روشن باب کی حیثیت رکھتا ہے تحریک مجاہدین، یاغستانی جہاد کا تذکرہ ہو، تحریک ترک موالات یا تحریک خلافت یا تحریک شیخ الہندؒ کی داستان ہو، تاریخ کا طالب علم ہزارہ کے ان عظیم سپوتوں کے کارناموں سے قطعاً صرف نظر نہیں کر سکے گا۔ ہمیں اپنے ان اکابر کے کارناموں پر فخر ہے جو کردار کی دنیا میں جبل عظمت تھے۔

ہاں گروہ از ساغر وفا مستند
سلام ما برسانید کہ ہر کجا ہستند

ہزارہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں کثیر تعداد میں علماء دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل تھے اور آزادی کی تحریکوں میں علماء دیوبند کا کردار ہماری تاریخ کا روشن باب ہے۔انگریزوں کے خلاف تحریک انہی پُرعزم لوگوں نے شروع کی تھی اس ادارے کے ایک ایک فرد نے تحریک کی صورت اختیار کی، دیوبند کا فاضل جب کسی علاقے میں جاتا تو انگریز اس علاقہ کے جاگیردار کو مراعات سے نواز کر اس عالم کی تحریک کو روکتا تھا اور اس کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کے لئے ایک ملازم رکھتا۔انہی متحرک اور فعال بزرگوں میں سے ایک مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ تھے۔جون ۱۸۹۶ء کو بفہ پکھل ہزارہ کے مردم خیز اور زرخیز سرزمین میں حکیم سید گل کے ہاں پیدا ہونے والے اس بچے نے ابتدائی تعلیم اپنے مذہبی گھرانے سے حاصل کی۔ ان کے والد اسکول کے استاد تھے،۱۹۰۶ء میں پرائمری سکول گیدڑ پور سے پرائمری کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کر کے حکومت کی جانب سے دو روپے ماہانہ وظیفہ کے حقدار قرار پائے،۱۹۱۰ء میں بفہ سے مڈل کے امتحان میں اول آئے تو اس وقت کے انسپکٹر مدارس پشاور مرزا علی محمد خان ان کی ذہانت اور قابلیت کو دیکھ کر مولانا کے والد کو انگریزی کی تعلیم پڑھانے کی ترغیب دی لیکن مولانا ہزارویؒ کے والد نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ انگریزی تعلیم حاصل کرے اور میری وفات کے بعد میری قبر پر پتلون اور نکٹائی پہن کر کھڑا ہو اور فاتحہ تک نہ پڑھ سکے تو ایسی تعلیم میرے کس کام کی؟ مولانا کے والد نے فرمایا: ”درانتی اگر تیز ہو تو اس سے گھاس کاٹنے کی بجائے گنا کیوں نہ کاٹیں۔“ والد صاحب کے اس فیصلے نے اس کی زندگی پر دوررس نتائج مرتب کئے اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت بڑا کام لینا تھا، اس لئے وہ انگریزی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور اس طرح انہیں دارالعلوم دیوبند کے استاد مولانا غلام رسول خان بفوی کے ساتھ دیوبند بھیج دیا گیا۔(مولانا غلام رسول خان بفویؒ دارالعلوم دیوبند میں مدرس تھے جو مولانا انور شاہ کاشمیریؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور دیگر کئی نامور علماء کے استاد تھے)۔جہاں انہوں نے مولانا غلام رسول بفویؒ، مولانا اعزاز علیؒ، مولانا رسول خانؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ اور دیگر کئی اساتذہ سے استفادہ کیا جب کہ مفتی محمد شفیعؒ، قاری محمد طیبؒ اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ان کے ہم درس تھے۔۱۹۱۹ء میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جمعیت علماء ہند میں شمولیت اختیار کی اور اس کی ذیلی تنظیم جمعیت طلباء کی بنیاد ڈالی جس کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور جنرل سیکریٹری مولانا غلام غوث ہزارویؒ منتخب ہوئے۔مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے پورے

ہندوستان کا دورہ کر کے جمعیت علماء ہند کے مقاصد کو عام کیا اسی عرصہ میں ترکی کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں مولانا ہزاروی کی قیادت میں طلباء نے ہندوستان بھر میں اس طرح جدوجہد کی کہ اس وقت لندن ٹائمز چیخ اٹھا کہ ’’دیوبند کے ہزاروں مولوی ابابیلوں کی طرح انگریز حکومت کے لئے خطرہ بن گئے‘‘

۱۹۲۰ء میں مولانا ہزارویؒ کو دارالعلوم دیوبند میں معین مدرس، (نائب مدرس) مقرر کردیا گیا اور دو سال تک مولانا نے تمام خدمات دیوبند میں بغیر تنخواہ کے سرانجام دیں اس دوران انہوں نے تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۱۹۲۲ء میں حیدرآباد دکن گئے اور وہاں چار سال تک بدعات کے خلاف بڑا کام کیا، ۱۹۲۷ء میں اپنے وطن واپس آکر ’’انجمن اصلاح الرسوم بفہ‘‘ کے نام سے ایک سماجی اور دینی تنظیم قائم کی۔ اس تنظیم کا مقصد لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کرانا اور بدعات سے روکنا تھا اور اس کے ساتھ سیاسی پلیٹ فارم پر جمعیت علماء ہند میں نہایت فعال کردار ادا کیا، ۱۹۳۵ء میں مجلس احرار اسلام میں شمولیت اختیار کی اور احرار صوبہ سرحد کے صدر منتخب ہوئے اور اس پلیٹ فارم پر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، حکیم عبدالسلام ہزارویؒ اور دیگر اکابرین سے مل کر برصغیر کی آزادی اور قادیانیوں کے خلاف قائدانہ کردار ادا کیا۔ کئی دفعہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

۱۹۴۷ء میں جب پاکستان آزاد ہوا تو مجلس احرار اسلام نے فیصلہ کیا کہ قادیانیوں کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں گے اور اس طرح مولانا ہزاروی نے ۱۹۵۳ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کے خلاف چلنے والی تحریک میں گرم جوشی سے حصہ لیا۔ دس ماہ تک روپوش رہے اور اس دوران خفیہ طور پر مرزائیوں کے خلاف خوب کام کیا۔ اس وقت کے سیکریٹری دفاع نے حکم دیا تھا کہ مولانا ہزارویؒ جہاں کہیں ملیں گولی ماردی جائے۔ اس دوران ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا لیکن روپوشی کی وجہ سے والدہ کے جنازے میں شرکت نہ کر سکے۔

۱۹۵۶ء میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کی تنظیم نو کے سلسلے میں ملتان میں پانچ سو جید علماء کا اجلاس ہوا۔ مولانا خیر محمدؒ اور مولانا داؤد غزنویؒ اس مرحلے پر سر گرم عمل رہے اور یوں اس وقت جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا احمد علی لاہوریؒ قرار پائے جبکہ انہوں نے مولانا ہزاروی کی نظامت کی شرط پر یہ عہدہ قبول فرمایا۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ نے اس جوہر قابل کو پہچان لیا تھا۔ اس لئے ان پر اعتماد کیا اور پھر دنیا جانتی ہے کہ مولانا ہزارویؒ نے حضرت الامیر کے اعتماد کی لاج کس طرح رکھی گلی گلی قریہ قریہ پھر کر جمعیت کو منظم کیا۔ یہاں سے جمعیت ایک منظم پارٹی کی صورت میں ابھرتی ہے۔ اس وقت پاکستان میں جمعیت کا کوئی دفتر نہیں تھا۔ مولانا ہزارویؒ نے مستحکم بنیادوں پر پارٹی کو منظم کیا۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ایک چھوٹے سے کمرے میں مستقل مرکزی دفتر بھی قائم کرلیا اور بڑے بڑے شہروں میں دفاتر کھول کر کام شروع کردیا۔ چنانچہ دو ہی ماہ میں جمعیت علماء اسلام کی سینکڑوں شاخیں بن گئیں اور دو ہزار سے زائد دفاتر قائم ہوئے۔ جمعیت نے ’’ترجمان اسلام‘‘ کے نام سے اپنے جماعتی آرگن کا اجراء کیا، جس کے ایڈیٹر خود مولانا غلام غوث ہزارویؒ تھے۔ ترجمان اسلام نے مذہبی تبلیغ کے ساتھ سیاسی نظریات بڑے احسن انداز میں لوگوں تک پہنچائے اور یہ سب کچھ مولانا ہزارویؒ کی باصلاحیت شخصیت کے طفیل ممکن ہوا۔ اگر سکندر مرزا ۱۹۵۸ء کا مارشل لاء نہ لگاتا تو ۱۹۵۹ء میں ہونے والے انتخابات میں صورت مختلف ہوتی اور جمعیت ایک بڑی طاقت کے طور پر ابھرتی۔ مولانا ہزارویؒ نے ایوان سیاست میں مغربی جمہوریت کی منافقانہ سیاست کا پردہ چاک کرکے ان کی مردم کش پالیسیوں کو بے نقاب کیا اور پاکستانی عوام کو اسلامی سیاست سے آشنا کردیا۔ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۷۰ء تک جمعیت علماء اسلام نے مولانا ہزارویؒ کی قیادت میں قدکاٹھ کے حوالے سے جنگ لڑی اور اس بوڑھے نے جمعیت کو اس مقام تک پہنچادیا کہ بہت سی جماعتیں صدمے سے دوچار ہوئیں۔ بقول مولانا سعید الرحمٰن مولانا ہزارویؒ وہ شخصیت تھے جس نے اپنی بوڑھی ہڈیوں کو پگھلا کر مسلم لیگ زدہ معاشرے میں علماء کا وقار بلند کیا اور جمعیت علماء اسلام کو پورے ملک میں منظم کر کے بابائے جمعیت قرار پائے۔‘‘

ایوبی مارشل لاء میں جب تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی لگائی گئی تو جمعیت علماء اسلام نے نظام العلماء کے پلیٹ فارم سے مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کی ۲۳ر اگست ۱۹۶۰ء کو مولانا نظر بند کئے گئے اور ’’ترجمان اسلام‘‘ کا ڈیکلیریشن منسوخ ہوا۔ ۱۹۶۲ء میں مولانا ہزارویؒ نے جنرل ایوب کے بی ڈی نظام کے تحت صوبائی اسمبلی کے حلقہ پی ایف ۳۳ ہزارہ سے حصہ لیا اور بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ اس دوران مولانا ہزارویؒ نے عائلی قوانین کو خلاف اسلام قرار دے کر اس کی منسوخی کے لئے زبردست جدوجہد کی۔ اسمبلی میں عائلی قوانین کے خلاف معرکۃ الآراء اور مدلل تقریر کی جس پر ماسوائے تین ارکان اسمبلی کے تمام ارکین نے عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دیکر اس کی منسوخی کا مطالبہ کر دیا۔ اس کے علاوہ مولانا ہزارویؒ نے صوبائی اسمبلی سے عورتوں کے شرعی میراث کا حق قانونی طور پر منظور کروایا۔ سرکاری زبان اردو رائج کرنے، عصمت فروشی کے اڈے ختم کرنے اور محکمہ تعلیم کے اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافے کے

مطالبات حکومت سے تسلیم کروائے۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا اور مقامی جاگیر داروں، خوانین کے مقابلے میں شاندار کامیابی حاصل کی مولانا ہزارویؒ اور دیگر اکابرین کی محنت سے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جمعیت علماء اسلام تیسری بڑی سیاسی قوت کے طور پر ابھری۔ مولانا ہزارویؒ نے اپنی ذہانت، معاملہ فہمی اور اہلیت کی بنیاد پر علماء کو ملکی سیاست میں اعلیٰ مقام دلوایا، انہوں نے اسمبلی کے اندر اور باہر جو خدمات سرانجام دیں وہ صدیوں تک مشعل راہ ہوں گی۔ مولانا ہزاروی نے بحیثیت ممبر قومی اسمبلی مرزائیوں کے محضر نامے کا دو سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ''جواب محضر نامہ'' چار دن میں تیار کر کے اسمبلی میں پیش کیا اور قادیانیوں کے تمام سوالات کا مدلل انداز میں جواب دیا۔ پھر وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کر کے انہیں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر آمادہ کیا۔ مولانا ہزارویؒ نے آئین میں صدر کے لئے مسلمان ہونے کی شرط رکھی۔ سود کے خاتمے اور دینی مدارس کے تحفظ کے لئے آواز اٹھائی۔ جون ۱۹۷۴ء کے بجٹ کے اجلاس میں ہزارہ یونیورسٹی بمقام ڈھوڈیال کے قیام کے لئے قرارداد پیش کی جبکہ مانسہرہ کے لئے سوئی گیس کی فراہمی، ہزارہ میں کارخانوں کے قیام، زراعت کی ترقی کے لئے اقدامات خصوصاً اریگیشن چینلز کے ذریعے آب پاشی کے نظام کا مطالبہ کیا۔

مولانا ہزارویؒ اپنے عہد کے نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ ان کی ہمہ جہت خدمات تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ انہوں نے ہر میدان میں اپنے لیے ایک نمایاں مقام بنایا۔ کارزار سیاست میں دیکھیں تو اپنی عمر کا اکثر حصہ اس جدوجہد میں نظر آتا ہے۔ آئین سازی کے مرحلوں میں دینی تعلیمات سے کام لیا امت مسلمہ کے لئے دو صدیوں سے دردسر بننے والا مسئلہ ختم نبوت حل کروا کر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ تصنیف و تالیف کو دیکھئے تو ترجمان اسلام کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے اداریوں کے ذریعے ان کے کارہائے نمایاں ایک شان رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی کتابیں تحریر فرمائیں۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ ایک شخصیت ہی نہیں بلکہ ایک تحریک تھے ایثار و استقلال کا افسانہ، جرأت و شجاعت کا ایک دور، طاغوتی قوتوں کے سامنے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار، حرکت و عمل کا نمونہ، اپنی زندگی میں نہ کبھی جھکے اور نہ بکے ایک زندہ ولی کامل اور وقت کے ابوذر تھے۔ ان کی خودداری اور قناعت کا ایک زمانہ معترف ہے۔ جمعیت کو پورے ملک میں منظم کر کے سوئے ہوئے علماء کو بیدار کیا۔ سیاسی داؤ پیچ خوب سمجھتے تھے۔ حریف سے آگے بڑھ کر مقابلہ کرتے اور مقابلے میں آخر تک ڈٹے رہتے حریف جس راستے پر جاتا اسے ادھر سے روکتے تھے۔ کچھ شک نہیں کہ بڑا جانباز، سرفروش، بہادر، ایثار پسند، غریب مزاج اور پختہ کردار کا انسان تھا۔ جس نے اپنی زندگی میں خوب شہرت اور مقبولیت پائی اور حقیقی مقبولیت تو اللہ تعالیٰ کے ہاں کی ہے۔ جس سے یقین ہے ہمارے مولانا ہزارویؒ نے خوب حصہ پایا ہوگا۔ آخر ۴؍فروری ۱۹۸۱ء کو مولانا ہزارویؒ وفات پا گئے۔ لیکن ان کی جدوجہد آزادی دین اسلام کی خاطر قربانیاں آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔ ☆

خصوصی اشاعت

حکیم العصر، استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا **عبدالمجید** لدھیانوی رحمہ اللہ

کی یاد میں ماہنامہ ''لولاک'' ملتان نے خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ حضرت الامیر کے تلامذہ، متعلقین کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت والا کے حوالے سے اپنی تحریرات، تاثرات، تعزیتی پیغامات اور مضامین و مقالات ارسال فرمادیں۔ نیز جن حضرات کے پاس حضرت کے مکتوبات، ملفوظات، افادات یا کسی بھی قسم کی تحریرات محفوظ ہوں، وہ درج ذیل پتے پر ارسال فرمائیں، ان شاء اللہ! شکریے کے ساتھ شامل اشاعت کی جائیں گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

رابطہ کے لئے:

مولانا حبیب الرحمٰن جامعہ باب العلوم کہروڑپکا 0300-6851059،

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277، حافظ محمد انس 0301-7500173،

مولانا عبداللہ معتصم 0334-8000055

ای میل ایڈریس: khatmenubuwwat@yahoo.com

دفتر ماہنامہ ''لولاک'' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

میڈیا... کتنا سچ، کتنا جھوٹ

مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی

قرآن مجید میں ایک سورۃ ہے: "الحجرات" اس کا نام ہے، دو رکوع، اٹھارہ آیتیں ہیں، قرآن مجید کی یہ انچاسویں سورۃ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت کے بعد نازل ہوئی، اس لئے مدنی کہلاتی ہے۔ اس سورۃ میں ہم مسلمانوں کو اور خاص طور پر صحابہ کرام کو دو ہدایتیں دی گئی ہیں، ایک کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے اور دوسری کا تعلق ہماری سماجی زندگی سے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جو ہدایت اس سورۃ میں دی گئی ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہائی ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کا معاملہ کرنے کی ہے، مثلاً چلنے میں آپ سے آگے نہ نکلا جائے، گفتگو میں اپنی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے پست رکھی جائے، گھر میں تشریف فرما ہوں تو باہر سے آواز دے کر نہ بلایا جائے۔

سماجی زندگی کے سلسلہ میں جو ہدایات ایمان والوں کو اس سورۃ میں دی گئی ہیں، وہ یہ ہیں: اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں جھگڑا ہو تو ان دونوں کے درمیان صلح صفائی کرائی جائے، کسی کو کسی پر زیادتی نہ کرنے دی جائے، کسی کا مذاق نہ اڑایا جائے، کسی کی غیبت نہ کی جائے، کسی کے ساتھ بدگمانی نہ کی جائے، دوسروں کے معاملات میں ناحق مداخلت نہ کی جائے، بُرے نام سے کسی کو نہ پکارا جائے، کسی کی ٹوہ میں نہ لگا جائے، سب کو برابر کا سمجھا جائے اور بھائیوں کی طرح معاملہ کیا جائے، ان ہدایات میں سے کسی کی خلاف ورزی ہوجائے تو ندامت کے ساتھ آئندہ نہ کرنے کا عہد کرتے ہوئے خدا کے حضور ہاتھ اٹھا کر توبہ کی جائے۔

اس سورۃ میں ایک اہم ہدایت اور دی گئی ہے اور وہی آج کا ہمارا موضوع ہے، اس سورۃ کی آیت نمبر۶ کو پڑھئے:

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِیْنَ۔"

(الحجرات:۶)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی غیر متقی (جو احکام شریعت کی خلاف ورزی کرتا رہتا ہے) کوئی خبر لے کر آئے، تو تحقیق کرلیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ (اس کی بات اور بے بنیاد اطلاع پر اعتماد کرکے) تم کچھ لوگوں کے خلاف نادانی میں کوئی اقدام کر بیٹھو اور پھر اپنے کئے پر پشیمانی کا سامنا کرو۔"

اب ذہن کو تھوڑا سا یکسو کیجئے، عقل کو شریعت کے تابع بنایئے، پھر اس آیت میں دی گئی ہدایت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، لفظ "فاسق" کو لیجئے، فسق سے بنا ہے، ف، س، ق، اس کا مادہ ہے، معنی ہیں نافرمانی کے، بدکرداری کے، غلط بیانی کے، بے حیائی کے، ضروری نہیں کہ یہ سارے اوصاف بیک وقت کسی ایک شخص میں جمع ہوجائیں، ان میں سے کوئی ایک صفت بھی اگر کسی میں پائی جائے گی تو اس کو فاسق کہا جاسکتا ہے، جیسے منافق کی تین علامتیں بیان کی گئی ہیں، بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، امانت رکھائی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے، بعض روایات میں ایک علامت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ جب جھگڑا کرتا ہے تو بدکلامی پر اتر آتا ہے، اب کسی میں ان چاروں علامتوں میں سے کوئی ایک بھی علامت پائی جائے گی تو اس پر جزوی نفاق کا اطلاق ہوگا اور اگر خدانخواستہ یہ چاروں علامتیں اس میں نظر آئیں گی تو پھر وہ پورا کا پورا منافق ہوگا۔

اب آیئے آج کے ذرائع ابلاغ پر! کیا آپ کو اس بات پر اعتراض ہوسکتا ہے کہ موجودہ ذرائع ابلاغ کو فاسق قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے جو فاسق کے ساتھ اس آیت میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ یعنی تحقیق کے بغیر یقین نہ کرنا، کیونکہ اگر ان خبروں پر بغیر تحقیق کے یقین کرلیا گیا تو پھر وہی نتیجہ نکلے گا جس نتیجہ سے یہ آیت ہمیں آگاہ کررہی ہے، یعنی اپنی نادانی سے ہم کچھ لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھیں گے اور پھر بعد میں پچھتائیں گے۔

کبھی آپ نے سوچا کہ یہ میڈیا پرنٹ ہو یا الیکٹرونک، کس کے اشارہ پر کام کررہا ہے؟ فائنانس اس کو کون کررہا ہے؟ اجارہ داری اس پر کس کی ہے؟ اب سنئے یہ سچ ہے اور بالکل سچ کہ دنیا کے میڈیا کا ۹۶ فیصد حصہ صرف اور صرف چھ کمپنیوں کی ملکیت ہے اور وہ چھ کی چھ کمپنیاں یہودیوں (Jewes) کی ہیں، دنیا کی سب سے بڑی کمپنی والٹ ڈزنی (Walt Disney) ہے، اس کمپنی کے امریکا میں سب سے زیادہ پروڈکشن ہاؤس ہیں، کمپنی کے پاس سات بڑے نیوز پیپر، تین میگزین اور بڑا کیبل نیٹ ورک ہے، جس کے چودہ ملین صارف ہیں، دوسری بڑی کمپنی ٹائم وارنر (Time Warner) جس کی ملکیت ایچ بی او امریکا کا سب سے بڑا پے ٹی وی کیبل نیٹ ورک ہے۔ اس کے علاوہ امریکا کی سب سے بڑا میگزین

ٹائم میگزین (Time Magazine) بھی اس کی ملکیت ہے، یہ میگزین امریکا میں سب سے زیادہ شائع ہونے والا میگزین ہے، یہ کمپنی خالصتاً یہودیوں کی ہے، تیسری کمپنی وائی کام (Wai Com) ہے۔ پیراماؤنٹ پکچرز (Paramount Pictures) اور ایم ٹی وی M.T.V اس کی ملکیت ہے، یہ لوگ نہ صرف میڈیا کو کنٹرول کررہے ہیں بلکہ انسانی ذہنوں کو تبدیل کرنے کا کام انجام دے رہے ہیں، بچوں کے کارٹون چینل کے ذریعہ اپنے مخصوص انداز میں ہرگھر میں داخل ہوگئے ہیں، بچوں، بڑوں، خواتین ہرایک کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔

گویا اب انہیں کسی سے براہ راست لڑنے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہے، چوتھی کمپنی نیوز کارپوریشن (News Corporation) ہے جس کی ملکیت فاکس ٹی وی نیٹ ورک (Fox Broadcasting Television Network) ہے، جو اپنی رائے اپنے ناظرین پر تھوپنے کا کام انجام دیتا ہے۔ ڈریم ورکس (Dream Works) یہ میڈیا کمپنی یہودیوں کی بالادستی کو دکھانے کا کام کرتی ہے، ایک امریکی فلم ساز میل گبسن (Mel Gibson) نے گزشتہ دنوں ایک فلم پیشن آف دی کرائسٹ (The Passion of the Christ) بنائی تھی جس میں اس نے یہودیوں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی تھی، اس فلم کے خلاف یہودیوں نے مورچہ کھول دیا اور اب وہ پردے سے غائب ہوچکا ہے۔

پرنٹ میڈیا کا عالم یہ ہے کہ امریکا میں نوے فیصد اشاعتی ادارے یہودی چلارہے ہیں، امریکا میں روزانہ ۶ کروڑ اخبارات فروخت ہوتے ہیں، جس میں ۷۵ فیصد حصہ یہودیوں کا ہے، رپورٹ کے مطابق امریکا کے تین بڑے اخبار نیو یارک ٹائمز (The Newyork Times) وال اسٹریٹ جرنل (Wall Street Journal) اور واشنگٹن پوسٹ (Washington Post) یہودیوں کی ملکیت ہیں، اس کے علاوہ ٹائم میگزین (Time Magazine) اور نیوز ویک (News Week) یہ دونوں بھی ان ہی کی ملکیت ہیں، یہ تو رہا ان کا حال، یہ وہ ادارے ہیں جن سے دنیا بھر کی میڈیا انڈسٹری بالواسطہ طور پر وابستہ ہے اور اس طرح یہ لوگ پوری دنیا کے میڈیا پر براہ راست قابض ہوچکے ہیں۔ اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں اور ہمارے بچوں کے ذہن کس سانچے میں ڈھل رہے ہیں؟

آج دنیا میں جو بگاڑ ہے، فساد ہے، لوٹ مار ہے، دہشت گردی اور تشدد پسندی ہے، کشیدگی اور فرقہ واریت ہے، خونریزی وخون آشامی ہے، بدگمانی و بے اعتمادی ہے، تہمت والزام تراشی ہے، سچ کو جھوٹ قرار دینا اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنا ہے، اجالے کو اندھیرا اور اندھیرے کو اجالا بتانا ہے، صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح کہنا ہے، یہ سب اسی فاسقانہ صفات کے حامل میڈیا پر آنکھیں بند کرکے یقین کرنے کا نتیجہ ہے۔

خبر کہاں سے آرہی ہے؟ کس نے دی ہے؟ کیسے پہنچی ہے؟ کن واسطوں سے پہنچی ہے؟ اور کیوں پہنچی ہے؟ یہ سب سمجھے بغیر بلکہ سمجھنے کی کوشش کئے بغیر رائے قائم کرلینا نہ صرف یہ کہ جہالت اور نادانی ہے بلکہ ایک گناہ ہے جو ہم سب سے سرزد ہورہا ہے، غیبت کا دروازہ اسی سے کھلتا ہے، بدگمانی کو راہ اسی سے ملتی ہے، غلط فیصلے لینے کا سبب یہی چیز بنتی ہے، جو رائے ٹی وی کی نشریات پر قائم کی جاتی ہے جو فیصلہ اخبارات میں شائع خبروں کی بنیاد پر لیا جاتا ہے، وہ اکثر غلط ثابت ہوتا ہے اور اس کا نقصان صرف ہم کو اور آپ کو نہیں، پوری قوم کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

من گھڑت واقعات کی تشہیر میں اور اسٹوڈیو میں فلمائے گئے مناظر کی ترسیل میں، اخبارات وٹی وی سے زیادہ موبائل کا حصہ ہے، چھوٹی سی یہ ڈبیہ ذہن سازی کا وہ کام کررہی ہے، جو بچاس بچاس انچ کے ٹی وی (H.D.TV) اور بچاس بچاس صفحات کے اخبارات نہیں کرپارہے ہیں، ہماری نادانی یہ ہے کہ ہم نے سوچے سمجھے بغیر فلمائے گئے ان مناظر کو صحیح مان لیا۔

اس سلسلہ میں کچھ نمونے ملاحظہ ہوں جو (WhatsApp) اور (Facebook) کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں۔

۱:... منظر ایک چھوٹے سے گاؤں کا ہے، کچھ لوگ گنڈاسے اور برچھے لئے کھڑے ہیں، ۵ سے ۱۰ سال کی عمر کے کچھ بچے ہیں جو کسی افریقی ملک کے لگتے ہیں، پیٹ ان کے پچکے ہوئے، گال ان کے دھنسے ہوئے، آنکھیں ان کی باہر نکلی ہوئی ہیں، ایک ایک کرکے ان بچوں کو بلایا جاتا ہے لکڑی کے ایک کندے پر اس کو بٹھایا جاتا ہے، ایک شخص گنڈاسا لے کر آگے بڑھتا ہے اور پلک جھپکتے گنڈاسہ کا وار کرکے اس لڑکے کا ختنہ کردیتا ہے لڑکے کے منہ سے ایک چیخ نکلتی ہے اور جسم سے خون کی ایک دھار، شور مچتا ہے، ڈھول بجتا ہے اور اس شور میں ختنہ کی سنت ادا ہوجاتی ہے، اب آپ بتایئے ختنہ کا یہ منظر دیکھ کر کیا تاثر قائم ہوگا؟ اور ختنہ کے بارے میں لوگوں کی رائے کیا ہوگی؟ اور بچوں پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

۲:... اٹھارہ انیس سال کی ایک دوشیزہ رسیوں سے جکڑی ہوئی ہے، چاروں طرف سے کوڑے اس پر برس رہے ہیں، جرم اس کا یہ ہے کہ ایک غیر مرد سے بات کرنے پر اسلام میں عورت کو یہ سزا ملتی ہے جو اس کے جرم کے مقابلہ میں کہیں زیادہ نظر آتی ہے، اس منظر سے عورتوں کے ذہن میں اسلام کی کیا شکل بنے گی؟ اسلام سے بیزاری اور نفرت ان کے اندر کتنی بڑھے گی؟

۳:... ایک کمرہ ہے، علماء جیسی شکل رکھنے والے کچھ لوگ وہاں موجود ہیں، چہروں پر علماء کی سی

داڑھیاں اور ہاتھوں میں بزرگان دین کی طرح تسبیحیں ہیں، لیکن ڈھول بجارہے ہیں، ناچ رہے ہیں، گارہے ہیں اور سامنے بیٹھی عورتوں کی طرف اشارہ کر کے سیٹیاں بجارہے ہیں، ہم جیسے نادان لوگ یہ منظر دیکھتے ہیں، ہنستے ہیں اور ایک دوسرے کو یہ ویڈیو بھیجتے ہیں، لیکن کبھی نہیں سوچتے کہ ہم کیا کررہے ہیں، کبھی نہیں غور کرتے کہ موبائل پر آنے والے یہ ویڈیوز کیا پیغام دے رہے ہیں اور علماء کو اس رنگ میں پیش کر کے کس طرح ہدف ملامت بنارہے ہیں؟

۴:...ایک برطانیہ نژاد لیڈی ڈاکٹر ایک میدان میں عراق کی حدود میں کھڑی ہے، چہرہ اس کا ڈھکا ہوا ہے، جسم پر اس کے ڈاکٹروں والا سفید کوٹ ہے، گردن میں آلہ لٹکا ہوا ہے، ایک ہاتھ میں اس کے قرآن شریف ہے اور دوسرے ہاتھ میں خون سے لت پت ایک انسانی کھوپڑی اور زبان پر اللہ اکبر کا نعرہ، مقصد اس ویڈیو کا کیا ہے؟ یہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں؟

۵:...ایک ویڈیو پاکستان کے ایک قبرستان سے متعلق ہے، ایک شخص (مسلمان) گرفتار کیا جاتا ہے، الزام ایسا گھناؤنا کہ جانور شرما جائے وہ قبرستان میں دفن ہونے والی نوجوان عورتوں کو قبر کھود کر باہر نکالتا تھا، پھر انسانیت کو شرمسار کرنے والی تمام حدوں کو پار کر جاتا تھا، موبائل پر میسج کے ساتھ اس کی جو تصویر دی گئی تھی وہ ایک نارمل آدمی کی سی تھی، نہ چہرہ پر ملال تھا اور نہ شرمندگی کے کوئی آثار، موبائل پر بھیجے جانے والے انسانیت سوز اس ویڈیو پر مسلمانوں نے مسلمانوں کو ہی لعن وطعن کا نشانہ بنایا اور جو کچھ کہا جاسکتا تھا وہ اس شخص کو کہا گیا، لیکن کسی نے یہ سمجھنے کی کوشش نہیں کی کہ یہ دفنانے کے اسلامی طریقہ کو نشانہ بنانے کی سازش کا ایک حصہ ہے، اگر نوجوان عورتوں کو مرنے کے بعد غیر اسلامی طریقہ پر جلادیا جائے یا گنگا جمنا جیسی ندیوں میں لہروں کے حوالے کر کے مچھلیوں اور مگرمچھوں کی خوراک بنادیا جائے یا قبروں کو پکا بنا کر ان کی لاشوں کو اس قسم کے درندوں سے محفوظ کردیا جائے تب جا کر ان کو اس وحشیانہ سلوک سے بچایا جاسکتا ہے، ورنہ قبرستان میں دفن کرنے کی صورت میں یہ خطرہ ان کے ساتھ لگا رہے گا۔

۶:...ہمارے ایک دوست ہیں، ملاقات ان سے تقریباً روز ہی ہوتی ہے، کل جب سامنا ہوا تو انہوں نے بڑے دکھ بھرے لہجہ میں کہا: میرے ایک ہندو دوست نے واٹس ایپ پر ایک ویڈیو بھیجا ہے، اس میں ایک شخص پٹھانی سوٹ میں ملبوس ہے، ٹخنوں سے اوپر اس کی شلوار ہے، چہرہ پر اس کے خوشنما داڑھی ہے، اس کے سامنے انسانی کھوپڑیوں کا ایک ڈھیر ہے، جیسے کہ ناریل کا ڈھیر ہوتا ہے، وہ شخص ایک کھوپڑی اٹھاتا ہے اور نشانہ لگا کر دوسری کھوپڑی پر اس طرح مارتا ہے جس طرح ہمارے یہاں بچے کچے کو مارتے ہیں اور جب وہ یہ کھیل کھیلتے کھیلتے اکتا جاتا ہے تو ان کھوپڑیوں کو فٹ بال کی طرح کک مار کر ادھر ادھر بکھیر دیتا ہے، پھر انہوں نے کہا کہ اس غیر مسلم دوست نے مجھ سے کہا کہ اب آپ کیا کہتے ہیں؟

اب دو نمونے صحافت کی کذب بیانی کے ملاحظہ ہوں:

۱:...دس بارہ ہی دن گزرے ہوں گے، ایک معروف اردو روزنامہ میں ایک خبر شائع ہوئی، پہلے صفحہ پر، پہلی خبر، موٹی سرخی کے ساتھ، برطانیہ کے ایک مشہور اخبار کے حوالہ سے خبر تفصیلی تھی نقل کا یہاں موقع نہیں، ہاں خبر پر سرخی کچھ اس طرح کی گئی تھی: "جسم اطہر کو مسجد نبوی سے منتقل کر کے کسی دوسری جگہ رکھنے کی تجویز۔" خبر کیا تھی؟ زہر میں بجھا ہوا ایک تیر تھی، جو سیدھا دل پر لگا، دل کی جو کیفیت ہوئی وہ ہر صاحب ایمان سمجھ سکتا ہے، خبر بالکل ناقابل یقین تھی، لیکن پھر بھی خبر تھی، ہلا کر رکھ دیا۔ سعودی حکومت کے بارے میں کیا کچھ خیالات دل ودماغ میں نہیں آئے، لیکن اگلے ہی دن اس خبر کی تردید آگئی، اتنی خطرناک خبر، کتنی آسانی سے، اس طرح نمایاں کر کے دی گئی اور اس کی تردید کتنی خاموشی سے، اخبار کے ایک کونہ میں، دبی سرخی کے ساتھ شائع کر کے، صحافتی دیانتداری کا ثبوت دینے کی ایک ناکام کوشش کی گئی ہے۔

یہ ایسی خبر تھی کہ آگ لگا سکتی تھی، لاشوں کے انبار لگا سکتی تھی، سعودی حکومت کے خلاف جنگ کا بگل بجا سکتی تھی، بددعا کے لئے لوگوں کے ہاتھ اٹھوا سکتی تھی، کیونکہ برے سے برا مسلمان بھی آپ کے جسم اطہر کے ساتھ یہ گستاخی برداشت نہیں کرسکتا تھا۔

دوسری خبر اٹلی کے ایک اخبار کے حوالہ سے برطانیہ ہی سے شائع ہونے والے ایک عربی اخبار نے نقل کی ہے، خبر یہ تھی:

"سعودی ولی عہد سلمان بن عبدالعزیز نے مراکش کے شاہ محمد خامس کی بہن کو ایک نہایت قیمتی محل خرید کر تحفہ میں دیا۔"

اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس خبر سے شاہی گھرانہ اور خاص طور پر سلمان بن عبدالعزیز (۸۰ سالہ) کے اہل خاندان پر کیا اثرات پڑے ہوں گے؟ اور خود مسلمانوں میں اور خاص طور پر سعودی بے روزگار نوجوانوں میں اس خبر کو لے کر کیسے کیسے تبصرے ہوئے ہوں گے؟ سلمان بن عبدالعزیز کی شخصیت کو مجروح کرنے کے لئے کافی تھی، لیکن ایک ہی دن کے بعد اسی اخبار نے اپنی ہی خبر کی تردید شائع کرتے ہوئے کہا کہ سلمان بن عبدالعزیز نے وکیلوں کی ایک ٹیم اس اٹالین اخبار کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کے لئے روانہ کردی ہے۔

یہ تو صرف دو مثالیں ہیں جو آج کل کی ہیں، اگر آپ اخبارات کے پچھلے شمارے دیکھیں تو آج سچ اور جھوٹ ثابت ہونے کے بعد اخبارات کی شائع

کردہ بعض خبروں کو پڑھ کر آپ ہنسیں گے۔

افسوس کہ ہم بھول جاتے ہیں اور پھر بھول میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہوا بھی بھول جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ماسمع" ... آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات نقل کردے ... اس حدیث شریف کی روشنی میں اگر کہا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ ہم میں سے تقریباً ہر شخص جھوٹا ہے، خبر پڑھتا ہے تو فوراً نقل کردیتا ہے، خبر سنتا ہے تو فوراً بیان کردیتا ہے، موبائل پر ویڈیو دیکھتا ہے تو فوراً ہی اس کو دوسروں کو بھیج دیتا ہے، یہ سوچے بغیر کہ اس کا یہ عمل اس کو اور اس کی قوم کو اور اس کے مذہب کو کتنا نقصان پہنچائے گا اور دشمن کی کامیابی کے کتنے دروازے کھول دے گا؟

ہر وہ خبر، ہر وہ میسج، ہر وہ ویڈیو اور ہر وہ کلپ جس سے کسی مسلمان کی تصویر بگڑتی ہے، اس کو پھیلانے کی نہیں، اس کو چھپانے کی ضرورت ہے۔

حدیث میں آتا ہے: "من ستر مسلماً ستره الله یوم القیامة" ... جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا... لیکن افسوس کہ اسلامی تعلیمات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے ہم بجائے پردہ ڈالنے کے پردہ چاک کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "المسلم مرآة المسلم" ... مسلمان، مسلمان کا آئینہ ہے... لفظ آئینہ پر ذرا غور کیجئے اور قربان جائیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر، کتنا خیال تھا آپ کو مسلمان کی عزت کا، اس کے وقار کا، اس کے احترام کا، کیا آئینہ شور مچاتا ہے؟ چیختا اور چلاتا ہے؟ ڈنکا بجاتا اور ڈگڈگی پیٹتا ہے؟ وہ تو نہایت خاموشی سے آپ کی خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے، صبح جب آفس جانے کے لئے آپ گھر سے نکلتے ہیں اور آئینہ کے روبرو ہوتے ہیں تو وہ کتنے رازدارانہ طریقہ سے آپ سے کہتا ہے: کالر ٹھیک کرلیجئے، بٹن اوپر نیچے ہوگئے ہیں، درست کرلیجئے، داڑھی کچھ الجھی ہوئی ہے، کنگھا کرلیجئے، مونچھوں کے بال بڑھے ہوئے ہیں کتر لیجئے، اس پتلون پر یہ شرٹ جچ نہیں رہی ہے، دوسری پہن لیجئے، چشمہ ایک طرف جھکا ہوا ہے، کمانی اس کی سیدھی کرلیجئے، کان کے نیچے صابن لگا رہ گیا ہے، تولیہ سے اس کو پونچھ لیجئے، دانت ذرا میلے ہیں پیسٹ کرلیجئے۔

یہ حق تھا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر، خاموشی کے ساتھ آئینہ کی طرح اس کی کمزوریوں، خامیوں اور عیبوں کی نشاندہی کرنا، نہ کہ ان کی تشہیر کرنا اور ان کا چرچا کرکے اپنی ہی رسوائی کا سامان فراہم کرنا۔☆☆

اساتذہ وطلباء اور شائقین علم حدیث کیلئے ایک نادر علمی تحفہ عظیم خوشخبری اور شاہکار پیش کش

حدیث کی جلیل القدر کتاب "صحیح مسلم" کی مبسوط ومدلل توضیح

شرح صحیح مسلم

تالیف
شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی

سہل ترین دلنشین تشریح، مقدمہ حدیث کے نادر مباحث، بیان مذاہب، دلائل مذہب راجح کے وجوہ ترجیح، حل نسخ، مشکل لغات کی توضیح، علماء دیوبند کے مسلک اعتدال کے عین مطابق اپنے طرز کی پہلی انوکھی دلچسپ اور مفصل اردو شرح، اہم موضوعات پر محدثانہ، فقیہانہ اور حکیمانہ گفتگو، خالص درسی اور تدریسی انداز۔

جلد۱: مقدمہ صحیح مسلم ...... فن اسماء الرجال اور علم جرح وتعدیل کا علمی اور تحقیقی جائزہ
صفحات:۵۷۶ ---- ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد۲: راویانِ مقدمہ ...... (۲۹۷) راویان مقدمہ کا مفصل تذکرہ
صفحات:۵۲۸ ---- ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد۳: کتاب الایمان ...... (۱۶) ابواب، (۷۱) احادیث کی مفصل توضیح اور (۱۵۰) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات:۵۸۰ ---- ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد۴: کتاب الایمان ...... (۲۷) ابواب، (۱۱۴) احادیث کی مفصل توضیح اور (۱۲۱) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات:۵۵۰ ---- ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد۵: کتاب الایمان ...... (۳۳) ابواب، (۱۲۹) احادیث کی مفصل توضیح اور (۱۱۳) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات:۵۹۱ ---- ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد۶: کتاب الایمان ...... (۱۹) ابواب، (۱۳۲) احادیث کی مفصل توضیح اور (۶۵) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات:۶۰۸ ---- ہدیہ ۶۰۰ روپے

مزید کام جاری ہے......

تقریباً ۳۵۰۰ صفحات پر مشتمل سیٹ کا ہدیہ ۳۶۰۰ روپے ○ اساتذہ وطلباء ومدارس کیلئے خصوصی رعایت

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ خیبر پختونخوا پاکستان
رابطہ نمبر: ---- 0346-4010613 ---- 0301-3019928

تحریکِ ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

قسط:۱۹

سعود ساحر

اٹارنی جنرل: ’’انگریزوں کی اطاعت فرض اور جہاد حرام! اور جو آزادی وطن کے لئے کاوش کررہے تھے، یہ ان کو نقصان پہنچانا نہیں تھا۔‘‘

مرزا ناصر: ’’جہاد اس لئے جائز نہیں کہ انگریز مذہبی آزادی دیتے ہیں۔‘‘

مرزا غلام احمد کے اس دعوی پر ۲۲؍ اگست کے اجلاس میں طویل بحث ہوئی کہ ’’میں نے انگریز کی تائید اور توصیف میں اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر گئیں‘‘۔ اس حوالے سے الماریوں کے سائز، کتابوں کی تعداد کے بارے میں متعدد سوالات کے جواب میں مرزا ناصر نے اعتراف کیا کہ ’’پچاس الماریوں سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر نئی کتاب کی ایک ایک کرکے پچاس الماریاں بنیں۔‘‘ اٹارنی جنرل کے اس سوال پر کہ ’’انگریز کی مدح میں تو لکھی کتابوں سے پچاس الماریاں بھر گئیں، کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟‘‘ مرزا ناصر کا مکر بھرا جواب ملاحظہ فرمائیں:

’’اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفسیر بیان کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم بلند ارفع شان عظمت وجلالت پر جو کتابیں لکھی جائیں، ان کے لئے پچاس نہیں، پچاس ہزار الماریاں بھی کافی نہیں ہوں گی!‘‘

اٹارنی جنرل: ’’جو مرزا غلام احمد نے لکھی نہیں؟‘‘

مرزا ناصر: ’’جو مرزا غلام احمد نے لکھی نہیں (لعنت بر نام آست)۔‘‘

اٹارنی جنرل: ’’مرزا محمود کا ایک لیکچر ہے (True Islam) جس میں دعویٰ کیا گیا کہ ’’قرآن شریف میں جو خزانے تھے، چھپے ہوئے تھے، انہیں مرزا غلام احمد باہر لے آیا۔ ان کو ظاہر کیا دنیا پر، جو ۱۳۰۰ سال تک ظاہر نہیں تھے۔ جہاد کو چھوڑ کر وہ کون سی تفسیر کی، جن کی کوئی توجیہ نہیں تھی۔ ان میں سے صرف ایک آیت بتادیں کہ کیا کیا جو پہلے نہیں تھا، صرف ایک کا انتخاب (Select) کرلیں؟‘‘

مرزا ناصر: ’’یہ میں بتادوں گا، پڑھ دوں گا اور اگلے سیشن میں لے آؤں گا۔‘‘

کچھ فہم و فراست کے آثار ہویدا تو ہوئے،

تکلیف دینے والی پگڈنڈیوں سے اجتناب اور صراط مستقیم پر قافلہ در قافلہ سفر کا آغاز تو ہوا، ہم قدمی کا دلنواز منظر طلوع تو ہوا، دلوں کی یک جائی کی ابتداء تو ہوئی ہے، نعروں کی ہم نوائی کی خوش کن صداؤں کی بلند آہنگی نے دلوں کی مسرتوں کا سامان بھی کیا! رب رحیم و کریم سے دعا ہے کہ اس منظر کو دائمی نقش بنادے، قدم ساتھ ساتھ ہیں، زبانیں وحدت کے نغموں کی خوگر ہوتی ہیں۔ انہیں اپنے محبوب کے صدقے انہی نعروں اور صداؤں کا خوگر کردے کہ ہمارے پاس دنیا و دین کے ان مقدس اور محترم ناموں کے سوا ہے ہی کیا؟ جن کی اطاعت اور ان کے نقوش قدم گننا ہی ہماری دنیا میں سرخروئی، اور عقبیٰ میں نجات کا ذریعہ ہے۔ امت کی وحدت، یک جائی اور آبرومندی کا یہی تو آخری وسیلہ ہے۔ یہ کلمات ۱۰ محرم الحرام کے اس روح پرور منظر کے سبب ہیں، جس نے دلوں میں برپا اخوت کے باعث آنکھوں کو نم کردیا۔ واقعہ یہ ہے کہ وفاقی دارالحکومت میں ۱۰ محرم الحرام کو جلوس کی روایت نہیں ہے۔ ۹ محرم الحرام کو ہر برس G-6 کی قدیم امام بارگاہ سے جلوس برآمد ہوتا ہے اور اسی سیکٹر کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا اسی مقام پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ گو راولپنڈی میں بھی یہی روایت ہے، مگر ۱۰ محرم کو راولپنڈی کینٹ میں اہل سنت جلوس کا اہتمام کرتے ہیں، نصف صدی سے تو اہل بیت سے محبت اور عقیدت کے والہانہ اظہار کا عینی شاہد ہوں اور شہر کے بزرگوں کا کہنا ہے کہ ان کی یادداشت میں اور بزرگوں سے سنی ہوئی روایت میں راولپنڈی میں محرم کے حوالے سے لڑائی جھگڑا تو کیا، کبھی کشیدگی بھی دیکھنے یا سننے میں نہیں آئی، گزشتہ برس کا سانحہ اس شہر کی تاریخ کو داغ دار کر گیا اور دونوں فرقوں میں کوئی ایک شخص بھی یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ اس شرارت میں کسی مقامی شخص کا ہاتھ ہے اور اس برس اللہ کے فضل و کرم سے عشرۂ محرم کا اچھے ماحول میں گزرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مقامی طور پر مسلمانوں کو دکھ تو ہے، کدورت کا شائبہ بھی نہیں۔ اس برس دارالحکومت کے باسیوں نے ایک نئی طرح ڈالی کہ لال مسجد سے اہل سنت والجماعت کے زیر اہتمام ۱۰ محرم الحرام کو جلوس نکالا، جس کا روٹ متعین تھا، حفاظتی انتظامات بھی بہتر تھے۔ نعرے بھی دل خوش کن تھے۔ جلوس میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی شرکت یقینی بنانے کی خاطر جو اشتہارات ہر سیکٹر میں دیواروں پر چسپاں کئے گئے، وہ ہر لحاظ سے منتظمین کی

اخلاص مندی اور ارادوں کی پختگی کی علامت ہے۔

اشتہارات کے الفاظ بھی جذبۂ حب رسول اور آل رسول سے سچی محبت کا اظہار تھے۔ ایک نظر ڈالئے: ''نواسہ رسول، جگر گوشۂ بتول، لخت جگر علیؓ، ریحانۃ النبی، شہید کربلا، حضرت سیدنا حسینؓ بن علیؓ کی شہادت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے مدح صحابہؓ جلوس لال مسجد تا نیشنل پریس کلب، اسلام آباد...... غلامان صحابہؓ اپنی شرکت کو یقینی بنائیں'' یہ محض ایک اشتہار نہ تھا، بلکہ عشق مصطفیٰؐ اور آل مصطفیٰ میں ڈوبی ہوئی وہ صدا تھی، جس نے پورے دارالحکومت کی فضا کو معطر کردیا۔ رب عظیم اس جذبہ اور اخلاص کو قائم و دائم رکھے۔ (آمین) جن سنی علمائے کرام نے شرکا جلوس سے خطاب کیا، انہوں نے دلوں کی قربتوں کا اہتمام کیا اور بدگمانیوں کی گرد کو دل و دماغ سے جھٹک دیا۔ ''میدان کربلا میں نواسۂ رسول اور اہل بیت نے عزم و استقامت اور صبر کی جو عظیم مثال قائم کی، وہ پوری امت کے لئے مشعل راہ ہے۔''

کوئی رہبر نہ ملتا اگر اے قافلے والو!
تصور ہی کو ان کے کیوں نہ میر کارواں کرلیں

یہی فلاح کا راستہ ہے اور مسلمانوں کے فکری، فقہی اور فروعی اختلاف کے ذریعے جسد ملی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ناپاک عزائم کا تیر بہدف علاج بھی۔ کون ہے جو اس سے انکار کرے؟ اس عمل کے جاری و ساری رہنے کی دعا کے ساتھ آیئے، اسٹیٹ بینک بلڈنگ چلتے ہیں، جہاں مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی رہنما کفر کو کفر کے اقرار پر دلائل کے ذریعے آمادہ کرنے میں مصروف ہیں۔

اٹارنی جنرل: ''میں مرزا غلام قادیانی کا خط پڑھ رہا ہوں، جو اس نے انگریز حکومت کو لکھا کہ (انگریز حکومت) کو اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت احتیاط اور تحقیق سے کام لینا چاہئے اور اپنے ماتحتوں کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداریوں اور اخلاق کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں۔''

مرزا ناصر: ''یہ خاندان کی طرف اشارہ ہے!''

اٹارنی جنرل: ''مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں، ذرا وضاحت کریں کہ خود کاشتہ پودے سے مراد، جماعت سے ہے یا خاندان یا مرزا غلام احمد خود؟ آپ کہتے ہیں خاندان، آپ کا خاندان تو پرانا ہے، آپ کے بزرگ سمرقند سے آئے، خاندان انگریز کا خود کاشتہ پودا کیسے ہوسکتا ہے، اب صرف جماعت قادیان رہ جاتی ہے؟''

مرزا ناصر: ''آپ نے الجھادیا''۔

اٹارنی جنرل: ''خود کاشتہ پودا خاندان پر لاگو نہیں ہوسکتا۔ یہ مرزا غلام احمد پر بھی لاگو نہیں ہوتا، ماسوائے قادیانی جماعت کے، جو انگریز کے دور میں وجود میں آئی، انگریز نے بنائی یا بنوائی! مرزا غلام احمد انگریز حکومت کو اپنا محسن کہتا ہے؟''

مرزا ناصر: ''جو شخص لوگوں کا شکرگزار نہیں، وہ خدا کا بھی شکرگزار نہیں!''

اٹارنی جنرل: ''صلیب پرست، تاج میں صلیب کا نشان لگانے والا، مسلمانوں کا دشمن انگریز، جس نے لاکھوں مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپایا، مرزا غلام احمد اسے محسن کہتا ہے؟''

مرزا ناصر: ''(ہمارے) خاندان نے خدمات انجام دیں۔ ان کی (انگریز) خاطر خون بہایا۔ امداد دی۔ اس کا تقاضا ہے کہ مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی سے دیکھے!''

اٹارنی جنرل: ''ایک فہرست انگریزوں کو دی، وہ خاندان کی ہے یا جماعت کے افراد کی، جن کو عنایت کی نظر مطلوب تھی، محسن حکومت سے منتوں و خوشامد کے ساتھ؟''

مرزا ناصر: ''حکومتیں بھی بھول جاتی ہیں، مطالبہ کیا ہے انگریز حکومت سے کہ ہماری آبروریزی نہ ہو۔''

اٹارنی جنرل: ''ایک تو عیسائیوں کے خلاف جو لکھا، وہ ''وحشی مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے انگریز حکومت کے استحکام و بقا کی خاطر!'' دوسری طرف ''مہدی اور مسیح نے سور کو ختم کرنا تھا، صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا تھا، انگریز سور پالنے والا کھانے والا!'' مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ اس کی اطاعت کرو؟''

ناصر مرزا: ''نواب صدیق حسن خان اور دوسروں نے انگریز کی حمایت نہیں کی!''

اٹارنی جنرل: ''لوگوں نے انگریز کی حمایت کی، اس لئے مرزا نے بھی کی، پھر مرزا غلام احمد کہتا ہے ''جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں، اکثر ان میں سے سرکار انگریز کے معزز عہدوں پر فائز ہیں اور ملک کے نیک نام رئیس، ان کے غلام احباب، تاجر، وکلا، انگریز خواں اور نیک نام علماء'' (روحانی خزائن صفحہ ۳۴۸) یہ عجیب نبی ہے، بڑے لوگوں کو پسند کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑے بڑے آدمیوں کا نبی ہوں؟''

مرزا ناصر: ''مگر وہ کتنے ہیں؟''

اٹارنی جنرل: ''یہ تو آپ بتائیں، ایک سوال اور اٹھتا ہے، مرزا کے ماننے والے اکثر انگریز کے ملازم تھے، یہ حکومت کی سرپرستی میں قادیانی جماعت میں شمولیت؟''

مرزا ناصر: ''مگر عیسائیوں کی مخالفت بھی تو کی!''

اٹارنی جنرل: ''عیسائی مبلغین کی مخالفت اور عیسائی حکومت کی تائید؟''

مرزا ناصر: ''مگر عیسائیوں کو جس طرح زچ کیا، اس کی تفصیل آپ کو معلوم ہو تو آپ حیران ہوں گے۔ یہ غیر متعلق سوال ہے!'' اجلاس ۲۳ ر اگست تک ملتوی ہوگیا۔

(جاری ہے)

فرما گئے یہ ہادی ★ لا نبی بعدی ★ ختم نبوۃ زندہ باد ★ یا اللہ مدد ★ اسلام زندہ باد

جامع مسجد یوسف بنوری الہادی ٹاؤن ڈیفنس روڈ سیالکوٹ

13 مارچ 2015 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب

عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

تمام اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد المجید صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

سید شبیر احمد گیلانی

فیصل بلال

قاری عبد الوکیل صاحب

محمد فیصل گجر

سید محبوب احمد گیلانی

فقیر اللہ اختر

قیصر محمود بھٹی

شاہین ختم نبوت عالم باعمل حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حافظ محمد نیاز الازہری صاحب

شیخ محمد فضیل صاحب

حضرت مولانا محمد عثمان بیگ فاروقی صاحب
مقرر ذیشان، فاضل نوجوان
آف فیصل آباد

مقامی علماء کرام

عزیز الرحمن قاسمی

مفتی عارف حسین صاحب

حماد انذر قاسمی

محبوب الٰہی ہزاروی

قاری خلیل احمد بلال

محمد ارشد صدیقی

حافظ محمد اسلم صاحب

عبد الباسط فاروقی

مفتی محمد داؤد صاحب

عبد اللطیف صدیق

منجانب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سیالکوٹ
0300 7442857